نمبر ۲۳ | مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۳۱ء | یوم شنبہ | مطابق ۷ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرماتے رہیں۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب بسلسلہ چندہ دنوں کے لئے کوئٹہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ وہاں اُن کا پتہ معرفت خان بہادر ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ ہوگا۔

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جناب مولوی اللہ دتا صاحب فاضل ۱۶ اگست کراچی سے جہاز پر سوار ہو کر بصرہ روانہ ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

۱۹ اگست مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مکیریاں۔ ضلع ہوشیار پور سے اور مولوی محمد سلیم صاحب و ملک محمد عبد اللہ صاحب بکھو کے ضلع گورداسپور سے واپس آئے۔

۲۰ اگست خوب زور کی بارش ہوئی۔

”کشمیر ڈے“ اور حکومت کشمیر

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی تحریک پر ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک ہر طبقہ، ہر فرقہ اور ہر خیال کے مسلمانوں نے کشمیر ڈے جس شاندار اور پُر جوش طریق سے منایا مسلمانوں کے خلاف حکومتِ کشمیر کی ناانصافیوں اور ستم رانیوں کے متعلق جس زور سے مظاہرے کئے۔ اور مسلمانانِ کشمیر کو مصائب اور آلام کے ہجوم میں جس مخلصانہ رنگ میں ہر طرح امداد کا یقین دلایا۔ اس سے حکومت کشمیر کو اچھی طرح اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمانانِ کشمیر کے حقوق اور مطالبات کا سوال کس قدر اہمیت رکھتا اور اسے پورا نہ کرنے کی صورت میں کیا کچھ ظہور پذیر ہو سکتا ہے۔

تمام ہندوستان کے مسلمانوں نے مسلمانانِ کشمیر کے ان مطالبات کی جن کے وہ ہر طرح حقدار ہیں۔ بالکل کھلے اور واضح طور پر تائید کرکے حکومتِ کشمیر کو موقعہ دیا ہے کہ وہ جلد سے جلد انہیں پورا کرکے خود بھی چین کی زندگی بسر کرے۔ اور مظلوم اور ستم رسیدہ مسلمانوں کو بھی اطمینان کا سانس لینے دے۔ کاش تشدد اور جبر کو چھوڑ کر اور اپنے غلط کار مشیروں کے جال سے نکل کر حکومت اس طرف متوجہ ہو۔ ورنہ مسلمان جس عزم اور ارادہ کو لیکر اٹھے ہیں۔ اسے پورا کرنے کے لئے خدا کے فضل سے وہ ہر قسم کی سختی برداشت کرنے اور انصاف حاصل کرنے کے لئے تیار ہیں۔

کشمیر میں کیا ہو رہا ہے

مسلمان طلبار کا کالج سے بلاوجہ اخراج

چونکہ ریاست کشمیر کے تمام کالجوں اور سکولوں میں متعصب ہندو اُستاد بھرے پڑے ہیں۔ اس لئے وہ مسلمان طلبار کی تعلیم میں طرح طرح کے روڑے اٹکاتے رہتے ہیں۔ اور اب تو ان کی سختیاں حد سے بڑھ گئی ہیں۔ پرتاپ سنگھ کالج سری نگر کے کئی مسلمان طلبار کو رضاکار ہونے کا الزام دے کر گرفتار کر لیا گیا۔ اور ہنٹروں اور لاٹھیوں سے سزا دے کر جیلخانے بھیج دیا۔ انہوں نے اپنے ڈاحقین کے ذریعہ کالج سے رخصت کی درخواستیں بھیجدیں۔ لیکن انہیں ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا گیا۔ اور لڑکوں کے نام خارج کر دیئے۔ دوبارہ داخلہ کی درخواستیں دینے پر کالج کے پرنسپل نے انہیں بدمعاش اور امن شکن ہونے کا الزام لگا کر داخل کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کالج سے دھکے دے کر نکلوا دیا۔ محکمہ تعلیم میں مسلمانوں کے ساتھ اس قسم کے شرمناک سلوک کے ہوتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ کشمیر میں مسلمان تعلیم یافتہ نہیں ہیں۔ جب ان کے پسینہ کی کمائی پر چلنے والے سرکاری سکولوں اور کالجوں میں انہیں داخل ہی نہ کیا جائے تو وہ تعلیم کہاں پائیں ؛

جبریہ اقرارنامے

کواپریٹو سوسائٹی کے حکام جن کا قرض دینے اور وصول کرنے کی وجہ سے دیہاتی لوگوں پر بہت بڑا اثر ہے۔ اور جو ان کا نام سن کر کانپ اُٹھتے ہیں۔ ناخواندہ اور جاہل مسلمان زمینداروں سے جبراً اس قسم کے اقرارنامے لکھوا رہے ہیں۔ کہ انہیں ریاست کے نظام سے ... کوئی شکایت نہیں۔ اور ہندو اخبارات میں خاص اہتمام سے انہیں شائع کرایا جا رہا ہے۔ پڑھے لکھے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ دیہاتی مسلمانوں کو اس پھندے سے بچانے کی کوشش کریں

لوٹیرے پنڈتوں کی خانہ تلاشیاں بند

بعض پنڈتوں کی خانہ تلاشیوں سے وہ مال برآمد ہو گیا تھا۔ جس کے لوٹے جانے کا الزام مسلمانوں پر لگایا گیا تھا۔ اور کئی پنڈت گرفتار بھی کئے گئے۔ لیکن زیادہ تلاشیاں نہیں ہونے پائی تھیں کہ پنڈتوں کے ایک وفد نے پنڈت ہری کشن کول سے یہ حکم جاری کرا دیا۔ کہ آئندہ تلاشیاں بند کر دی جائیں۔ چنانچہ ایک خاص حکم نمبر ۱۱۵ میں ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کو لکھ دیا گیا۔ کہ افسران تفتیش کو واضح کر دیا جائے۔ کہ جب تک پورا پورا اطمینان نہ ہو جائے۔ خانہ تلاشیاں بند رکھی جائیں۔ اور گوداموں کی تلاشیاں بھی نہ لی جائیں

کالا نواب کول برادر کی دیاسلائیوں کا بائیکاٹ

دیوان دیاکشن اور ہری کشن کول نے سری نگر سے سات میل کے فاصلہ پر دیاسلائی کا کارخانہ کھول رکھا ہے۔ فساد کے بعد جب مسلمانوں کو اس خاندان کی اسلام دشمنی کی حقیقت واضح ہو گئی۔ تو مسلمان دوکانداروں نے اس کارخانہ کا مقاطعہ کرنے کا تہیہ کر لیا۔ اور عہد کیا کہ آئندہ اس کارخانہ کی بنائی ہوئی دیاسلائیاں نہ تو خود استعمال کریں گے۔ اور نہ فروخت کریں گے۔ چنانچہ اس کارخانہ کا بہت سا مال خرید کر انہوں نے سر بازار الاؤ جلایا۔ اس کارخانہ کی دیاسلائیوں کی ڈبیوں پر کشتی کا نشان۔ بطخ کا نشان۔ مچھلی کا نشان ہوتا ہے۔ پنجاب اور دیگر صوبجات کے مسلمانوں کو بھی اس بارے میں اپنے کشمیری بھائیوں کی تقلید کرنی چاہیئے ؛

ڈوگرہ فوجیوں کی درندگی

۱۵ اگست۔ بادامی باغ کے نزدیک چند چھوٹی لڑکیاں جلانے کے لئے درختوں کے پتے جمع کر رہی تھیں۔ کہ چند ڈوگرے سپاہیوں نے انہیں بلاوجہ زدوکوب کیا۔ ان میں سے ایک بے ہوش ہو گئی۔ جب لڑکی کی ماں آئی۔ تو سپاہیوں نے اسے بھی مارا۔ اور ایک شیطان بشکل انسان بوٹوں سمیت اس کی چھاتی پر کھڑا ہو کر اسے کچلنے لگا شور سنکر لوگ جمع ہو گئے۔ تو اس بیچاری کی جان بچی۔ اس کی چھاتیوں سے خون بہنے لگ گیا۔ مگر سپاہیوں کو کسی نے نہ پوچھا ؛

سری نگر میں سکھوں کی بھرتی

معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت تک ... سکھ بھرتی کئے جا چکے ہیں۔ اور اس طرح سکھوں کی ہمدردی حاصل کی جا رہی ہے۔ لاہور سے ایک سکھ سی آئی ڈی افسر بلایا گیا ہے۔ اس علاقہ میں سکھوں کی تعداد ...۴ کے قریب ہے۔ اور باہر سے اور آ رہے ہیں ؛

ایک سرکاری سرکلر

ایک سرکلر جاری کیا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں اور دیگر ملازمین کے اعداد و شمار دیئے جائیں۔ مسلمان ٹھیکیدار بھی اس فہرست میں دکھائے جائیں گے ؛

سر ظفر علی کا تقرر

سری نگر میں عام خیال ہے۔ کہ سر ظفر علی کے تقرر میں شاستری لال کا ہاتھ ہے۔ اور ریاست کے سب معاملات میں ان سے مشورہ لیا جاتا ہے ؛

ایک خفیہ جلسہ

سر ہری کشن صاحب کول کی تحریک پر بعض سرکار پرستوں نے ایک مکان میں خفیہ جلسہ کیا۔ تا حکومت کی تائید کی جائے۔ مگر جب مسٹر محمد عبد اللہ صاحب کو اس کی اطلاع ملی۔ تو وہ اور میر واعظ صاحب اس مکان میں چلے گئے۔ اور بڑی مؤثر تقریر کی جس کا اثر یہ ہوا۔ کہ وہ لوگ اس بات پر رضامند ہو گئے۔ کہ ہم حکومت سے براہ راست کوئی ... نہیں کریں گے۔ بلکہ اپنے لیڈروں کا ساختہ پرداختہ ہمیں منظور ہو گا ؛

جبریہ ہڑتال

مہاراجہ صاحب کی چچا زاد بہن کے انتقال پر مسلمان ہڑتال کرنا نہیں چاہتے تھے مگر فوجی سپاہیوں نے انہیں دھمکی دی۔ کہ اگر ہڑتال نہ کی گئی۔ تو دوکانیں لوٹ لی جائیں گی۔ اور مال و اسباب باہر پھینک دیا جائے گا۔ اس پر مجبوراً بیچاروں نے کاروبار بند کر دیا۔

ایک دس سالہ بچہ کی ہلاکت

وہ لاری جس پر بیٹھ کر فوجی ہڑتال کراتے پھرتے تھے۔ اس قدر بے احتیاطی سے چلائی جا رہی تھی۔ کہ ایک دس سالہ بچہ اس کے نیچے آ کر بُری طرح کچلا گیا۔ اور کسی نے پرواہ تک نہ کی۔ بعض لوگوں نے لاری کا نمبر نوٹ کرنا چاہا۔ مگر سپاہیوں نے ان پر بندوقیں سیدھی کر دیں۔ جس پر وہ خوفزدہ ہو کر بھاگ گئے ؛

دفعہ ۱۴۴ کی حقیقت

مسلمانوں کے لئے تو دفعہ ۱۴۴ جاری ہے۔ لیکن چند روز ہوئے قریباً پانسو سادھوؤں کا ایک جلوس نکلا۔ پولیس والے بھی اس کے ساتھ تھے۔ لیکن کسی نے انہیں منتشر نہ کیا۔ بلکہ اس جلوس کے ذریعہ مسلمانوں کی دل آزاری کی گئی ؛

فوجیوں کی شرارتیں

حکومت کشمیر خواہ مخواہ دیہات میں افواج بھیجکر غریب دیہاتیوں کو تنگ کر رہی ہے۔ قصبہ بجبیاڑہ میں بلاوجہ اور بغیر کسی ضرورت کے سپاہی بھیجدیئے گئے۔ جنہوں نے عورتوں کے گھاٹ کے پاس ڈیرے لگا دیئے ہیں۔ اور عورتوں کی بے عزتی کر رہے ہیں۔ بلا اجازت لوگوں کے گھروں میں گھس جاتے ہیں۔ ایک مسلم دوکان کو لوٹ لیا گیا مسلمانوں پر طرح طرح کے الزام لگائے ہیں۔ مسجدوں کی بے حرمتی کرتے ہیں۔

مسلم زعمار کی گرفتاریاں

جموں ۱۹ اگست۔ پچاس آدمی جن میں مسلم ینگ مین ایسوسی ایشن کے پریزیڈنٹ جنرل سکرٹری۔ فنانشل سکرٹری۔ جائنٹ سکرٹری بھی شامل ہیں۔ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ سخت سنسنی پھیلی ہوئی ہے مسلمان مکمل ہڑتال کر رہے ہیں۔ ابھی اور گرفتاریوں کی توقع ہے

بر سر عدالت مسٹر ویکفیلڈ کے ساتھ شرمناک سلوک

اخبار پرتاپ ۱۷ اگست لکھتا ہے ”۱۰ اگست جب تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے مسٹر ویکفیلڈ بیان دینے کے لئے گئے۔ تو ہندوؤں نے ان پر ”شرم“ ”شرم“ کے آوازے کسے۔ دوران بیان میں بھی تماشائی ہندوؤں کا عدالت میں کافی ہجوم تھا۔ شرمناک نعرے استعمال کرتے رہے کمیٹی کے ارکان نے ان کو فہمائش بھی کی۔ مگر کوئی اثر نہ ہوا۔ آخر صدر کمیٹی نے حکم دیدیا۔ کہ باقی شہادت بند کمرہ میں ہو ؛

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں کے حوصلے کس قدر بڑھے ہوئے ہیں اور جب ایک معزز یورپین کو تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے ان کے شرمناک سلوک کا اس طرح نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ تو مسلمانوں کے ساتھ وہ کیا کچھ نہ کرتے ہونگے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

مُسلمانوں پر سازش کا الزام لگانے کی سازش

حکومتِ کشمیر کے تحقیقاتی کمیشن میں ایک مصنوعی داستان

حکومتِ کشمیر نے اپنے ملازمین پر مشتمل کمیشن مقرر تو اس لئے کیا تھا۔ کہ ۱۳ر جولائی کے ہنگامہ کے متعلق تحقیقات کر کے رپورٹ پیش کرے تا اس موقعہ پر حکام سے جو بے عنوانیاں سرزد ہوئی ہیں۔ اور بے قصور نہتے مسلمانوں کو خواہ مخواہ گولیوں کا نشانہ بنایا گیا ہے اس پر پردہ ڈالا جا سکے۔ لیکن جب کمیشن کے سامنے ذمہ دار سرکاری افسران نے ہی اس قسم کے بیانات دیئے جن سے حیرت انگیز۔ اور حکام متعلقہ کے رویہ کے خلاف انکشافات ہوئے۔ اور حکام کی صریح زیادتی اور ستم رانی ظاہر ہو گئی تو تحقیقاتی کمیشن کے لئے ایک نیا میدان تجویز کر لیا گیا۔ اور وہ مسلمانوں کے خلاف حکومت کو الٹ دینے کی سازش کرنے کا الزام ہے:۔

سازشی منڈلی

معلوم ہوا ہے۔ اس الزام سازش کو پایۂ ثبوت تک پہنچانے کے لئے کشمیر کے بڑے بڑے پنڈتوں کے علاوہ سرکاری عہدہ داروں نے بھی ایک سازش برپا کر رکھی ہے۔ اور تحقیقاتی کمیشن میں جو گواہ پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ اسی سازشی منڈلی میں تیار کئے جاتے ہیں:۔

ایک پنڈت کا بیان

اس وقت تک اس قسم کے جس قدر گواہوں کے بیانات ہو چکے ہیں۔ ان سب میں سے ایک پنڈت کے بیان کو جسے "جرنلسٹ" کی پوزیشن دی گئی ہے۔ بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ اور ہندو اخبارات "ملاپ" و "پرتاپ" وغیرہ کے نزدیک تو اس بیان سے وہ "پردہ پھٹ گیا ہے" جس کے نیچے "کشمیری مسلمانوں کے فساد یا بغاوت کرنے کی سازش" اس وقت تک پنہاں تھی۔ اور اس گواہ نے اس "ریاست کشمیر کی مسلم غدر پارٹی کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے!" جس کا مقصد ہندوؤں کو تباہ کرنا۔ اور ریاست میں مسلم حکومت قائم کرنا" تھا:۔

سازش کی غرض

اگرچہ مسلمانوں پر سازش کا الزام لگانے کی سازش پوری کوشش اور سعی سے کی گئی۔ اور اپنے خیال میں اسے ہر طرح مکمل بنا دیا گیا۔ لیکن اس کا ایک ایک تار اس کے بناوٹی اور مصنوعی ہونے کا ثبوت پیش کر رہا۔ اور بتا رہا ہے۔ کہ محض ان مسلمان افسروں کو نقصان پہونچانے کے لئے جو پنڈتوں اور ڈوگروں کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکتے ہیں۔ اور ان معزز مسلمانوں کو زیر عتاب لانے کے لئے جو مسلمانوں میں بیداری پیدا کرنے کی تھوڑی بہت خواہش رکھتے ہیں۔ یہ سارا جال پھیلایا گیا ہے:۔

اس کے متعلق سب سے پہلا سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب کمیشن ۱۳ر جولائی کے حادثہ کی تحقیقات کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ نہ کہ کسی سازش کے مقدمہ کے۔ لئے ٹریبونل قرار دیا گیا تھا۔ تو اس کے سامنے ایسا بیان کیوں پیش کیا گیا۔ جس میں شروع سے لے کر آخر تک صرف سازش کی کہانی بیان کی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس بات کو خود کمیشن نے بھی محسوس کیا۔ اور جرح کر کے گواہ سے ایسی باتیں کہلائی گئیں۔ جو ۱۳ر جولائی کے حادثہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ اس کی ضرورت محض اس لئے پیش آئی۔ کہ گواہ نے کمیشن کے سامنے ایک ایسی رٹی رٹائی اور لکھی لکھائی کہانی پیش کر دی۔ جس میں ان واقعات کا قطعاً کوئی ذکر نہ تھا۔ جن تک تحقیقاتی کمیشن کا دائرہ عمل محدود تھا۔ اس پر خواہ مخواہ اسے اپنے حلقہ عمل میں لانے کے لئے جرح کے ذریعہ ایسی باتیں کہلائی گئیں۔ جنہیں گواہ نے اپنی داستان سے غیر متعلق سمجھ کر ذکر تک نہیں کیا تھا:۔

گواہ کی حیثیت

پھر اس گواہ نے اپنی فرضی اور بناوٹی داستان بغاوت کو قابل وثوق قرار دینے کے لئے اپنی جو پوزیشن بیان کی ہے۔ اس سے بھی اس کے بیان کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ اس نے اپنے آپ کو "جرنلسٹ" بتایا ہے۔ یعنی اخبارات کے لئے مضامین نویسی کرنے والا لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمان اخبارات تو الگ رہے۔ ہندو اخبارات بھی اس کے صحیح نام تک سے قطعاً ناواقف معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ "پرتاپ" (۱۵ر اگست) نے اس کا نام "پنڈت گاشی لعل بی۔ اے" لکھا ہے۔ تو "ملاپ" (۱۴ر اگست) اسے "گواش لال بی۔ اے" قرار دیتا ہے۔ اور ایک اور اخبار "گورو گھنٹال" (۲۳ر اگست) اسے "پنڈت گوشالال بی۔ اے" بتاتا ہے۔ جس شخص کے "جرنلسٹ" ہونے کی یہ شان ہو۔ کہ اس کی اپنی قوم کے اخبارات ابھی تک اسکے صحیح نام سے بھی واقف نہ ہوں۔ اور انہیں اتنا بھی معلوم نہ ہو۔ کہ "گاشی لعل" ہے۔ یا "گواش لال" یا "گوشالال" اس کا اپنے آپ کو "جرنلسٹ" قرار دینا محض جھوٹ اور دروغ نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ اور جو شخص اپنی ذات کے متعلق ایسا صریح جھوٹ بول سکتا ہے۔ اس کا طول طویل بیان کیونکر قابلِ اعتبار ہو سکتا ہے:۔

مسلمانوں کا معتمد بننے کا جھوٹا دعویٰ

پھر اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ پنڈت گاشی یا گواش یا گوشالال ریاست کشمیر کا بہت بڑا جرنلسٹ ہے۔ اور بقول اس کے بطور ایک اخبار نویس اس کی شہرت اس سے پہلے ہی ہر جگہ جا پہنچی تھی۔ تو یہ بات سمجھ میں نہیں آسکتی۔ کہ ان مسلمانوں کا جن کے متعلق اس نے یہ بیان دیا ہے:۔

"انہوں نے فرط اعتماد میں مجھ پر ایک راز افشا کیا۔ اور مجھے تعمیری اور تباہ کن پراپیگنڈا کا اختصار بتایا۔ جو انہوں نے اپنے مقصد کی کامیابی کے لئے شروع کیا ہوا تھا۔ ان کے مقاصد میں مکمل آزادی۔ ہندوؤں کی تباہی اور موجودہ راج کو تہ و بالا کرنا شامل تھا"

وہ نہ صرف اعتماد بلکہ "فرط اعتماد" کس طرح حاصل کر سکا۔ اور کیوں انہوں نے اس پر اپنا راز افشا کر دیا۔ ایک جرنلسٹ اور وہ بھی کشمیری پنڈت اور ایسا بے حقیقت اور بے حیثیت کہ اپنے قول کے مطابق ایک مسلمان بیرسٹر نے "کئی اعلےٰ سرکاری افسروں اور غیر سرکاری بارسوخ اصحاب سے اس کا تعارف کرایا" وہ مسلمانوں کی مکمل آزادی ہندوؤں کی تباہی اور موجودہ راج کو تہ و بالا کرنے کے متعلق کیا کہہ سکتا تھا کہ بڑے بڑے بارسوخ مسلمانوں نے اپنے سینے کھول کر اس کے آگے رکھ دیئے۔ اپنی ساری سکیمیں اس کے سامنے پیش کر دیں۔ اپنے تمام راز اس پر منکشف کر دیئے۔ حتیٰ کہ اپنی خفیہ تحریریں بھی اس کے حوالہ کر دیں۔ کسی معمولی سے معمولی عقل و سمجھ کے انسان کا دماغ بھی ان میں سے کوئی بات درست سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا اور اس ساری داستان کو محض بناوٹی اور مصنوعی قرار دینے پر مجبور ہوگا۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ حکومتِ کشمیر کے کمیشن نے اس غیر متعلق داستان کو اپنے تحقیقاتی فائل میں داخل کر کے اور ہندو اخبارات نے اپنے

صفحات میں شائع کر کے اسے بے حد اہمیت دینے کی کوشش کی۔ اور اس لچر بیان کی بنا پر مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ ملازم اور غیر ملازم معزز مسلمانوں کو اس لئے پیس کر رکھ دیا جائے۔ کہ ایک سرپھرے پنڈت نے اپنے بیان میں ان کے نام لے دیئے ہیں

سرکاری معلومات کہاں سے حاصل ہوئیں

پھر اگر یہ بھی تسلیم کر لیا جائے۔ کہ ایک کشمیری پنڈت کو جو ٹلسٹ ہونے کے لحاظ سے نہ صرف کشمیر بلکہ پنجاب کے بھی معزز مسلمانوں کا پورا پورا اعتماد حاصل ہو گیا تھا۔ اور انہوں نے سمجھ لیا تھا۔ کہ "مسلمانانِ کشمیر کی آزادی"۔ "ہندوؤں کی تباہی"۔ اور "موجودہ راج کو تہ و بالا" کرنے کا سارا انحصار پنڈت گوشن یا گوشالال کی ذات پر ہی ہے۔ اور اس لئے وہ ان کے رازہائے سربستہ سے آگاہ ہو گیا۔ حالانکہ اس کی کوئی معمولی سے معمولی وجہ بھی نظر نہیں آتی۔ تو پھر گوشالال صاحب نے اپنے بیان میں وہ معلومات جو حکومت کشمیر کے سرکاری محکموں حتیٰ کہ خفیہ پولیس کے محکمہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ کہاں سے حاصل کی ہیں؟

مثلاً اس نے بیان کیا ہے:۔

"مسٹر وکیفیلڈ کا مدعا مہاراجہ صاحب کے دل میں اپنی وفادار رعایا کے خلاف زہر بھرنا تھا۔ اور وفادار رعایا کے ان افراد کو مہاراجہ صاحب کے تئیں غیر وفادار ظاہر کرنا اور انہیں بدنام کرنا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ سی۔ آئی۔ ڈی کے افسر اعلیٰ اور ممبر انچارج تھے۔ اس لئے وہ اپنی رپورٹوں کو اس طرح موڑ توڑ کر سامنے رکھتے تھے۔ کہ وہ ان حالات کے بالکل مطابق معلوم ہوں۔ جو خود انہوں نے پیدا کئے ہیں"۔

معلوم ہوتا ہے۔ گوشالال اس مرحلہ پر پہونچ کر اپنے ٹلسٹ ہونے کی حیثیت کو بالکل فراموش کر گیا۔ اور اس نے اپنے آپ کو ریاست کا سب سے بڑا با اختیار اور بیدار مغز حکمران قرار دے لیا۔ سی۔ آئی۔ ڈی کے افسر اعلیٰ اور ممبر انچارج کی خفیہ رپورٹیں اس کے سامنے پیش کی جانے لگیں۔ اور ان سے وہ ایسے نتائج پر پہونچ گیا۔ جن تک مہاراجہ صاحب بھی نہ پہونچ سکتے تھے۔ اس طرح کئی ایک مسلمان معزز اہلکارانِ ریاست کے متعلق اسے ایسے حالات معلوم کرنے کا موقعہ مل گیا۔ جن سے تمام کے تمام ریاستی حکام حتیٰ کہ خود مہاراجہ صاحب بھی ناواقف تھے۔ اور آخر اپنے بیان میں نام بنام اس نے سب کو مجرم قرار دے دیا؟

سرکاری اہلکاروں کی شرکت

کیا اس قسم کے معلومات سے آگاہ ہونے کا ذریعہ اس کے پاس سوائے اس کے کوئی اور ہو سکتا ہے۔ کہ سرکاری اہلکاروں نے اسے اپنی داستان مرتب کرنے کے لئے اس قسم کا مصالح بہم پہونچایا اور مسلمانوں پر سازش کا الزام لگانے کے لئے وہ خود نہایت خطرناک سازش کے مرتکب ہوئے؟

غلط، نادرست اور غلط بیانی پر مبنی بیان

یہ بطور مثال اس کے بیان کا صرف ایک حصہ پیش کیا گیا ہے۔ ورنہ اس کا سارے کا سارا بیان ظاہر کر رہا ہے۔ کہ وہ سرکاری افسر کی پوری پوری امداد کا رہین منت ہے۔ لیکن باوجود اس کے اسکا بناوٹی اور مصنوعی ہونا ثابت ہے۔ حتیٰ کہ خود ہندو اخبارات کو بھی اس کے کچھ واقعات کے غلط، نادرست اور غلط فہمی پر مبنی ہونے کا اقرار کرنا پڑا ہے۔ چنانچہ "ملاپ" ۲۰ راگست اسے یہ کہہ کر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

"اس شہادت میں مبالغہ ہو۔ یا کچھ واقعات غلط ہوں۔ یا انہیں درست طور پر بیان نہ کیا ہو۔ یا غلط فہمی پر مبنی ہو۔ تو ان کو نکال کر بھی اس شہادت میں باقی جو حصہ رہ جاتا ہے۔ وہ بھی اتنا ہی وزنی ہے"۔

گویا یہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ اس شہادت میں مبالغہ۔ اور غلط بیانی ہے۔ اور اس کے کچھ واقعات نادرست اور غلط فہمی پر مبنی ہیں۔ یہ اقرار محض اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ ساری کی ساری داستان الف لیلیٰ کے قصہ کے مشابہ ہے۔ اور محض مسلمانوں پر الزام لگانے اور معزز و سرکردہ مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کے لئے گھڑی گئی ہے۔ معلوم نہیں تحقیقاتی کمیشن نے اسے کس نظر سے دیکھا۔ اور اس سے کیا نتائج مرتب کرتا ہے۔ لیکن ہر سمجھدار اور عقلمند انسان پر واضح ہو گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کے لئے ریاست میں نہایت خطرناک سازش کام کر رہی ہے۔ اور سرکاری حکام نہایت سرگرمی سے اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ پنڈت گوشالال کو اسی سازش کا آلہ کار بنایا گیا ہے؎

سرینگر کی لوٹ مار کی حقیقت

ہندوؤں نے باوجود یہ بات پایۂ ثبوت تک پہونچ جانے کے کہ مسلمانوں نے سری نگر میں قطعاً لوٹ مار نہیں کی۔ بلکہ خود ہندوؤں نے اپنا مال دوسری جگہ چھپا رکھا تھا۔ اور مسلمان لوٹ مار کر بھی کیونکر سکتے تھے۔ انہیں تو اپنی جانوں کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ فوج اور پولیس بے تحاشا ان پر گولیاں چلا رہی اور ہندو رضاکاروں کے ساتھ مل کر ہر جگہ انہیں مارنے اور قتل کرنے میں مصروف تھے مگر ابھی تک ہندو یہی شور مچائے جا رہے ہیں۔ کہ مہاراج گنج کی منڈی جہاں سب سے زیادہ دولت مندوں کی دوکانیں تھیں۔ مسلمانوں نے لوٹ لیں۔ مگر ریونیو اسسٹنٹ سری نگر نے تحقیقاتی کمیشن میں شہادت دیتے ہوئے جب یہ کہا۔ کہ

"تحصیلدار اور میں مہاراج گنج تقریباً ۹ بجے شام کے گئے میں نے دیکھا۔ کہ آٹھ یا نو دوکانیں بالکل خالی پڑی ہیں۔ ہندو دوکاندار کہتے تھے۔ کہ ان کی دوکانیں لوٹ لی گئی ہیں"۔

تو کمیشن نے سوال کیا۔ "کیا آپ اپنے طویل تجربہ کی بنا پر کہہ سکتے ہیں۔ کہ واقعی لوٹ ہوئی"۔ انہوں نے کہا۔ "نہیں۔ وہاں کوئی مسلمان نہیں تھا"۔ اسی سلسلہ میں آپ نے کہا:۔

"میں وہاں چار مکانوں میں داخل ہوا۔ ایک گھر کا مالک کہتا تھا۔ کہ میرا تقریباً ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ گھر کا کوئی دروازہ نہ تھا۔ باہر آگ جل رہی تھی مجھے بتایا گیا۔ کہ اس میں بلوائیوں نے بہیاں اور دروازے جلا دیئے ہیں۔ اس نے مجھے اپنے گھر کے باہر سڑک پر پڑا ہوا ایک سیف دکھایا۔ یہ آگ کے بالکل قریب تھا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ کہ جو کچھ اس میں تھا۔ سب لوٹ لیا گیا ہے۔ مگر بلوائی سیف کا دروازہ نہ کھول سکے"۔

(پرتاپ ۱۶ راگست)

یہ ہے اس لوٹ مار کی حقیقت جس کا مسلمانوں پر الزام لگایا جاتا ہے۔ اور جس کا عذر رکھ کر مسلمانوں کو بے دریغ مار اپیٹا۔ اور جیلخانہ میں ٹھونس دیا گیا؎

مغلپورہ کالج کی تحقیقاتی کمیٹی کدھر گئی

حکومت پنجاب نے مغلپورہ کالج کی بے عنوانیوں کے متعلق مسلمانوں کے مطالبات کو نہایت وزندار اور قابل التفات قرار دے کر ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی۔ تاکہ کالج کے متعلق شکایات کی تحقیقات کی جائے۔ کمیٹی نے اپنا کام شروع کر دیا۔ لیکن چند ہی شہادتوں کے بعد کمیٹی اپنا کام بند کر کے شملہ چلی گئی۔ اور اب اس کا پتہ نہیں۔ کہ کہاں ہے۔ اور کدھر گم ہو گئی۔ اس طرح اس معاملہ میں حکومت نے اپنی پوزیشن پہلے سے بھی نازک بنا لی ہے اور مسلمانوں کو جائز طور پر یہ کہنے کا موقعہ دے رہی ہے۔ کہ حکومت دیدہ دانستہ اس معاملہ کو کھٹائی میں ڈال کر مسلمان نوجوانوں کی زندگیاں تباہ کرنا چاہتی ہے۔ مسلمانوں نے جب اس امید پر ایجی ٹیشن روک دیا تھا۔ کہ تحقیقاتی کمیٹی کے فیصلہ کا انتظار کریں۔ اور اب تحقیقاتی کمیٹی کا کوئی پتہ ہی نہیں چلتا۔ تو وہ پھر جدوجہد جاری کرنے کے لئے مجبور ہونگے۔ بہتر ہو۔ کہ حکومت جلد سے جلد کمیٹی کو اپنا کام جاری کرنے کا حکم دے۔ اور بہت جلد اس کے نتائج کا اعلان کر کے اس معاملہ کا فیصلہ کر دے؎

ملک محمد الدین صاحب کا مسودۂ قانون

پنجاب کونسل میں ملک محمد الدین صاحب نے ایک ایسا مسودہ قانون پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس کے رُو سے مسلمانانِ پنجاب معاملاتِ وراثت ہبہ۔ وصیت۔ نکاح۔ طلاق۔ مہر اور ارتداد وغیرہ میں قانون شریعت اسلامیہ کے پابند قرار دیئے جائیں گے ہمارے نزدیک کوئی مسلمان کہلانے والا اس مسودہ کی ضرورت اور اہمیت سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور اس قسم کا قانون نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کو جو نقصانات پہنچ رہے ہیں۔ وہ بھی ظاہر ہیں۔ اگر اس مسودہ کی تفصیلات صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق قرار دی جائیں۔ تو ان پر عمل کرنا مسلمانوں کے لئے دینی [illegible] بہت مفید ہو سکتا ہے۔ گورنر پنجاب اور وائسرائے ہند کو اس مسودہ کے پیش کرنے کے لئے منظوری دینے میں قطعاً توقف نہ کرنا چاہیئے؎

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی تحریک پر کشمیر ڈے کس طرح منایا گیا

سارے ہندوستان میں مسلمانانِ کشمیر کی حمایت میں پر جوش جلوس اور عظیم الشان جلسے

اگرچہ الفضل کا گذشتہ پرچہ سارے کا سارا ان اطلاعات کے لئے وقف کر دیا گیا۔ جو ۱۴ اگست کے کشمیر ڈے کے متعلق آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے سیکرٹری مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے کو موصول ہوئیں۔ اور اکثر اطلاعات نہایت اختصار کے ساتھ درج کی گئیں۔ تاہم وہ پرچہ کافی نہ ہوا۔ اور ابھی تک بکثرت اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ جو خلاصۃً درج ذیل کی جاتی ہیں؛ ایڈیٹر

شکردرہ ضلع کوہاٹ میں جلسہ

۱۴ اگست۔ جامع مسجد میں زیر صدارت مولوی محمد گل صاحب کشمیر ڈے کے سلسلہ میں جلسہ ہوا۔ مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے؛

خاکسار ابو العزیز فتح الدین

نارووال میں جلسہ اور جلوس

۱۴ اگست۔ نارووال میں مسلمانوں کا عام جلسہ زیر صدارت سید سلطان شاہ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں ماسٹر محمد خلیل میر صاحب مولوی اسمٰعیل صاحب ماسٹر نور حسین صاحب اور حافظ غلام مصطفےٰ صاحب نے نہایت موثر پیرایہ میں تقریریں کیں۔ اور پبلک کو آگاہ کیا کہ حکومت کشمیر نے مسلمانوں پر نہایت ظلم اور تشدد کیا ہے۔ جلوس میں نظمیں پڑھنے والوں نے بھی نہایت درد بھرے دل سے ننگے سر نظمیں پڑھیں۔ اور ایسے لہجہ میں کہ پتھر سے پتھر دل بھی پگھل جائیں۔ جلسہ میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے مجوزہ ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے؛

خاکسار محمد سلطان احمد چرم مرچنٹ

ترنگ زئی ضلع پشاور میں جلسہ

۱۴ اگست۔ زیر صدارت جناب نجب خان صاحب ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا ارجمند خان صاحب مولوی فاضل نے تفصیل کے ساتھ واقعات صحیحہ کی روشنی میں مظالم و حوادث کشمیر کی خونچکاں داستان سنائی۔ دوران تقریر میں مولانا موصوف نے حاضرین جلسہ پر واضح کر دیا۔ کہ کشمیر کے مسلم باشندے انسانی حقوق سے بکلی محروم ہیں۔ لہٰذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے۔ کہ ان مظلوم بھائیوں کی ہر جائز اور ممکن اعانت کے لئے تیار رہیں۔

اس کے بعد حاضرین جلسہ نے اخلاص اور ہمدردی کے جذبہ سے بالاتفاق تمام مجوزہ قرار دادوں کی پر زور تائید کرتے ہوئے تم رسیدہ مسلمانان کشمیر سے پوری پوری ہمدردی کا اظہار کیا؛

خاکسار سعد اللہ خان

چک نمبر ۹۹ شمالی ضلع سرگودہا میں جلسہ

۱۴ اگست۔ کشمیر ڈے بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ جسکی روئداد یہ ہے۔ کہ سب سے پہلے قریباً چھ بجے شام ایک جلوس نکالا گیا۔ جلوس والوں کے پاس کئی جھنڈے تھے جن پر "کشمیر ڈے" اور "مسلمانان کشمیر زندہ باد" بڑے جلی حروف میں لکھا ہوا تھا۔ زیر صدارت مسٹر بشیر احمد صاحب بی۔ اے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی پہلے چودہری سلطان احمد صاحب نے حاضرین کو حالات کشمیر سے اچھی طرح آگاہ کیا۔ بعد ازاں مولوی کرم الدین صاحب نے فراہمی چندہ کی تلقین فرمائی۔ اور چندہ جمع کیا گیا۔ جو آل کشمیر کمیٹی کے حساب میں مسلم بنک آف انڈیا لاہور کو بھیجا گیا۔ پھر متفقہ طور پر مجوزہ قراردادیں پاس کی گئیں؛

خاکسار سلطان احمد

چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں جلسہ

۱۴ اگست۔ کشمیر ڈے کی تقریب پر قصبہ ہٰذا اور مضافات کی مسلم آبادی کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت چودہری نبی بخش صاحب سابق تحصیلدار منعقد ہوا۔ تقریب کے مناسب حال مختلف اصحاب نے تقریریں کیں۔ اور نظمیں سنائیں۔ بعد ازاں یوم کشمیر کے مظاہروں کا پروگرام جو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ اس کے ماتحت قرار دادیں پاس ہوئیں؛

سیکرٹری انجمن تبلیغ الاسلام (چونڈہ)

سڑوعہ ضلع ہوشیارپور میں جلسہ

کشمیر ڈے منانے کے لئے سڑوعہ و گرد و نواح کے مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت چوہدری غلام مصطفےٰ خان صاحب ذیلدار منعقد ہوا۔ چودہری عزت علی خان صاحب اسسٹنٹ رجسٹرار کواپریٹو سوسائٹیز نے کشمیر کے تاریخی حالات وہاں پر مسلمانوں کی تعلیمی حالت حکومت کشمیر کا استبداد اور مذہب پر جو پابندیاں عائد ہیں۔ ان سے حاضرین کو مطلع کیا۔ اور موجودہ تحریک کے متعلق بھی تفصیل سے واقعات بیان کئے۔ خاکسار نے قرار دادیں پیش کیں۔ جو متفقہ طور پر منظور ہوئیں؛ خادم الاسلام نیاز احمد خان سیکرٹری کشمیر ڈے کمیٹی سڑوعہ

اجنالہ میں جلسہ

اجنالہ ۱۷ اگست۔ کشمیر ڈے کا جلسہ ہوا۔ حکومت کشمیر کے مظالم کیخلاف ریزولیوشنز پاس کئے گئے؛ ضیاء الدین

ظفروال ضلع سیالکوٹ میں جلسہ اور جلوس

۱۴ اگست ظفروال میں کشمیر ڈے نہایت تزک و احتشام سے منایا گیا۔ اس اہتمام کے لئے اراکین انجمن شبان المسلمین۔ دن رات سر توڑ کوشش کر رہے تھے۔ جو خداوند کریم کے فضل سے نہایت موثر ثابت ہوئی۔ مقررہ دن ظفروال و گرد و نواح کے تمام دیہات کے تقریباً ۲ ہزار مسلمان جلوس و جلسہ میں شامل ہوئے۔ ۳ بجے بعد دوپہر ایک نہایت شاندار جلوس ریاست کشمیر کے مظالم کے خلاف مظاہرہ کے لئے نکالا گیا۔ تمام رضاکار ننگے سر ہاتھوں میں سیاہ جھنڈیاں لئے ہوئے تھے۔ آگے آگے تین جھنڈے سیاہ ریاست کشمیر کے مظالم کی داستان بتا رہے تھے۔ "مظلومان کشمیر زندہ باد" "ڈوگرہ راج برباد" "اسلام زندہ باد" کے فلک شگاف نعروں سے فضائے آسمانی گونج رہی تھی۔ جلوس میں نہایت درد انگیز اور بیدار کن نظمیں جو خاص اسی موقعہ کے لئے تیار کی گئی تھیں۔ پڑھی گئیں۔ بچہ بچہ کے دل میں ریاست کشمیر کے مظالم کے خلاف جذبات منافرت تھے۔ اور اس کا ثبوت یہ تھا۔ کہ ہر شخص ڈوگرہ راج برباد کے نعرے لگا رہا تھا۔ جلوس شہر کے تمام بازاروں میں گشت کرتا ہوا جامع مسجد میں ختم ہوا جہاں ایک جلسہ زیر صدارت چودہری محمد عبداللہ خان صاحب میونسپل کمشنر و ذیلدار ظفروال منعقد ہوا۔

مولانا مولوی حافظ حکیم محمد شفیع صاحب مبلغ و مناظر اسلام نے کشمیر کے خونچکاں واقعات نہایت رقت انگیز پیرایہ میں بیان کئے ہجوم اتنا زیادہ تھا۔ کہ مسجد میں بیٹھنے کو بھی جگہ نہ تھی۔ مولانا نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا۔ اے برادران اسلام اگر تم نے دنیا میں زندہ رہنا ہے۔ تو مرنا سیکھو۔ یاد رکھو۔ موت کا ایک دن معین ہے۔ باعزت طریق پر مرنا سیکھو۔ مغرب اور مشرق کے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اور جسم کے اعضاء کی مانند ہیں۔ اگر ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو تمام جسم اس کی تکلیف سے کانپ اٹھتا ہے۔ حاضرین جلسہ کو تمام ضروری باتوں سے جو پروگرام "کشمیر ڈے" میں درج تھیں۔ آگاہ کیا گیا۔ بعد ازاں مجوزہ ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔ اور جلسہ اللہ اکبر کے نعروں کے درمیان ختم ہوا؛

خاکسار منظور احمد سیکرٹری انجمن شبان المسلمین ظفروال

بھیرہ میں جلسہ اور جلوس

۱۴ اگست۔ بعد نماز جمعہ پر امن جلوس توحیدی نعرے بلند کرتا ہوا چار بجے کے قریب جلسہ گاہ میں پہنچا۔ جلوس قریباً پانچ ہزار نفوس پر مشتمل تھا۔ ساڑھے ۴ بجے زیر صدارت جناب شیخ فضل حق صاحب

ایم۔ایل۔اے آنریری مجسٹریٹ و پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی بھیرہ گنج منڈی میں جلسہ شروع ہوا۔ مولوی ظہور احمد صاحب بگوی مولوی محمد قاسم صاحب اور مخدوم محمد ایوب صاحب بی اے نے تقریریں کیں۔ بعد ازاں جناب صدر صاحب نے مختصر مگر پر زور الفاظ میں ڈوگرہ راج کے ظلم و ستم کے متعلق تقریر کی۔ اور پھر مجوزہ ریزولیوشنز پیش کئے جنہیں بالاتفاق منظور کیا گیا۔ خاکسار فضل عظیم

منڈی بھلوال ضلع سرگودھا میں جلسہ

۱۴ اگست۔ جامع مسجد منڈی بھلوال میں زیر صدارت چوہدری تاج محمود خان صاحب ذیلدار سیلد تقریباً ۱۲۰۰ سو نفوس کے مجمع میں جس میں اسلامی ملت کے مختلف عقائد کے اشخاص شامل تھے حسب ذیل کارروائی نہایت احسن طریقہ سے عمل میں آئی۔

مولوی مہر الدین صاحب نے حالات کشمیر پر روشنی ڈالی۔ اور قاضی غلام جیلانی صاحب سیکرٹری نے بیان کیا۔ کہ موجودہ تحریک ہندو مسلم مسئلہ نہیں۔ دوسری ریاستوں سے کوئی تعرض نہیں۔ اور پھر تجویز کردہ ریزولیوشنز پیش ہوئے۔ جنہیں حاضرین نے بالاتفاق منظور کیا۔

بعد ازاں شاندار جلوس نکالا گیا۔ جو بازار و منڈی سے گزرتا ہوا واپس مسجد میں آیا۔ اور مظلومین کشمیر کے واسطے چندہ فراہم کیا گیا۔ خاکسار قاضی غلام جیلانی سیکرٹری منڈی بھلوال

گیا میں جلسہ

۱۴ اگست مسلمانان گیا کا جلسہ زیر صدارت حافظ محمد رفیق صاحب پیش امام۔ جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ جس میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے مجوزہ ریزولیوشنز باتفاق آراء پاس کئے گئے۔ نامہ نگار

ہاپوڑ میں شاندار جلوس اور عظیم الشان جلسہ

حسب ہدایات آل انڈیا کشمیر کمیٹی منجانب مسلم کانفرنس (برانچ) ہاپوڑ ۱۴ اگست بوقت ۸ بجے صبح ایک شاندار جلوس جس میں پانچ ہزار مسلمان قصبہ ہاپوڑ و مواضعات کے شریک تھے۔ سید آل حسن صاحب رئیس سیکرٹری مسلم کانفرنس کی راہنمائی میں ان کے دولتکدہ سے شروع ہو کر قصبہ کے تمام بڑے بڑے بازاروں اور محلوں میں گشت لگاتا ہوا گیارہ بجے ختم ہوا۔ واپسی پر تمام مجمع کی سید آل حسن صاحب نے شربت سے تواضع کی۔ جلوس کے تمام راستہ میں مولانا محمد علی رجب کے والنٹیر مظالم کشمیر کے متعلق نظمیں پڑھتے تھے۔ اللہ اکبر اور اسلام زندہ باد کے نعرے بلند ہوتے رہے۔ مجمع کے ہاتھوں میں بہ تعداد کثیر سیاہ جھنڈیاں تھیں۔

بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں کارروائی جلسہ کی ابتداء تلاوت کلام پاک سے ہوئی۔ حافظ محمد غفران صاحب امام جمعہ سید حامد علی صاحب کی تحریک اور سید آل حسن صاحب کی تائید سے صدر جلسہ قرار پائے۔ سید حامد علی صاحب عزیز نے ایک پرجوش قومی نظم پڑھی۔ اس کے بعد مولوی عبد التواب صاحب نے واقعات کشمیر پر ایک پر از معلومات تقریر کی۔ اور مجوزہ ریزولیوشن پیش کئے جنہیں بالاتفاق منظور کیا گیا۔

جلسہ اللہ اکبر کے پر جوش نعروں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا

نیاز مند محمد شریف الحق۔ ممبر مسلم کانفرنس ہاپوڑ (یو۔پی)

علی گڑھ میں جلسہ

۱۴ اگست بعد نماز مغرب جامع مسجد شہر کے باہر وسیع مقام پر "کشمیر ڈے" کا جلسہ حاجی محمد صالح خان صاحب شروانی رئیس و آنریری مجسٹریٹ کی صدارت میں شروع ہوا۔ حافظ محمد عثمان صاحب خلافتی نے کشمیر کے مظالم جو حال میں مسلمانوں پر کئے گئے ہیں۔ سامعین کو سنائے۔ اور تمام مطالبات ریزولیوشنز کی شکل میں منظوری کے لئے جلسہ میں پیش کئے گئے۔ میں نے اور ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ نے ان ریزولیوشنز کی تائید میں مختصر تقریریں کیں۔ اور جملہ ریزولیوشنز بالاتفاق منظور ہوئے۔ خاکسار محمد حسین خان بہادر

نسیم منزل علی گڑھ

آگرہ میں جلسہ

۱۴ اگست بعد نماز جمعہ زیر صدارت جناب ماسٹر مہدی حسن صاحب ایم۔اے۔ ایل۔ٹی عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا۔ ماسٹر بشارت حسین خان صاحب آزیدی کی ولولہ انگیز تقریر کے بعد مجوزہ ریزولیوشنز پیش ہو کر منظور ہوئے۔ اور سیاہ جھنڈیوں سے بسر کردگی شیخ مظہر الٰہی صاحب سوداگر جلوس نکالا گیا۔ خاکسار انتظام اللہ جنرل سیکرٹری ضلع مسلم کانفرنس

کھنہ ضلع لدھیانہ میں جلسہ

۱۴ اگست مسجد محلہ دھوبیاں میں حسب اعلان آل انڈیا کشمیر کمیٹی انجمن ترغیب الصلوٰۃ کے اہتمام کے زیر صدارت جناب منشی عبد الغفور صاحب میونسپل کمشنر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی عبد القدیر صاحب سیکرٹری انجمن ہذا اور جناب صدر نے تقریریں کیں۔ مجوزہ ریزولیوشن بالاتفاق رائے پاس ہوئے۔ سیکرٹری انجمن ترغیب الصلوٰۃ کھنہ

ساڈھورہ ضلع انبالہ میں جلسہ

۱۴ اگست۔ جامع مسجد ساڈھورہ میں کشمیر ڈے منایا گیا۔ جس میں بہت بڑی تعداد مسلمانوں کی تھی۔ پریذیڈنٹ حاجی حبیب احمد صاحب میونسپل کمشنر قصبہ ہذا تھے۔ جناب قاضی سید علم دار حسین صاحب سابق میونسپل کمشنر نے ایک پر درد تقریر فرمائی۔ اور اس میں مجوزہ ریزولیوشن بالاتفاق رائے پاس ہوئے۔ خاکسار محمد احسان

ملکیانوالہ میں جلسہ

۱۴ اگست کشمیر ڈے کے سلسلہ میں مسلمانان ملکیاں والہ کا جلسہ زیر صدارت چوہدری محمد شریف صاحب منعقد ہوا۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

خاکسار سراج الدین سیکرٹری

ڈیروال افغاناں میں جلسہ

۱۴ اگست جلسہ کر کے مسلمانان کشمیر کی ہمدردی کے ریزولیوشنز پاس کئے اور ان کے لئے دعا کی گئی۔ ریزولیوشنز میں گورنمنٹ آف انڈیا سے خواہش ظاہر کی گئی۔ کہ مسلمانانِ کشمیر کو ان کے مذہبی اور معاشرتی حقوق مہاراجہ کشمیر سے دلائے جائیں۔ اور مداخلت کر کے مسلمانوں کو ریاست کے ظلم سے بچایا جائے۔ احقر عبد المجید خان

نوشہرہ چھاؤنی میں جلسہ

یہاں کچھ عرصہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کا نفاذ کیا گیا ہے۔ اس لئے کشمیر ڈے منانے کے لئے پبلک جلسے یا جلوس کے لئے تو انتظام نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن جہاں جہاں جمعہ کی نماز ادا کی گئی۔ وہاں کشمیر کے حالات بعد نماز جمعہ سنائے گئے اور ریزولیوشن بھی پاس ہوئے۔ کئی ایک دیہات میں بھی کشمیر ڈے منانے کے لئے تحریک کی گئی۔ نیز چندہ بھی جمع ہوا۔

خاکسار مرزا غلام حیدر وکیل

جلال پور بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ میں جلسہ

۱۴ اگست۔ ایک جلسہ بڑی دھوم دھام سے جامع مسجد میں ہوا۔ جلسہ کے صدر قاضی غلام فرید صاحب تھے۔ مجوزہ قراردادیں پاس کی گئیں۔ خاکسار نبی بخش سیکرٹری انجمن اشاعت اسلام

شاہدرہ میں جلوس اور جلسہ

۱۴ اگست۔ بوقت ۵ بجے شام انجمن اسلامیہ شاہدرہ لاہور کے زیر اہتمام یوم کشمیر کی تقریب پر ایک عدیم المثال جلوس نکالا گیا۔ اس چھوٹے سے قصبہ میں ہزار بارہ سو مسلمان جلوس کی شکل میں اللہ اکبر اور شہیدان کشمیر زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگاتے ہوئے تمام کوچوں اور بازاروں میں سے ہوتے ہوئے عیدگاہ میں پہنچے۔ یہ جلوس شاہدرہ کی تاریخ میں پہلی مثال ہے۔ بلکہ اس سے پہلے اس قدر اجتماع عظیم کبھی یہاں دیکھنے میں نہیں آیا۔

جلسہ کی کارروائی زیر صدارت سید برکت علی شاہ صاحب ۸ بجے شروع ہوئی۔ صدر نے مسلمانان کشمیر کے حالات حاضرہ پر ایک موثر اور دل ہلا دینے والی تقریر فرمائی۔ اس کے بعد حکیم احمد الدین صاحب نے ان مظالم کا جو مسلمانان کشمیر پر برپا ہو رہے ہیں۔ صحیح نقشہ کھینچ کر حاضرین کے سامنے رکھا۔ حکیم صاحب کی تقریر کا ایسا گہرا اثر سامعین پر ہو رہا تھا۔ کہ پانچ پانچ منٹ پر اللہ اکبر اور شہیدان کشمیر زندہ باد کے نعرے بلند ہوتے تھے۔ جس سے فضائے آسمانی گونج اٹھتی تھی۔ حکیم صاحب موصوف کی تقریر کے بعد ریزولیوشنز پیش ہوئے جنہیں بالاتفاق منظور کیا گیا۔

خاکسار حکیم صغیر احمد

داتا میں جلسہ

۱۴ اگست۔ بعد نماز جمعہ جامع مسجد داتا میں زیر صدارت پیر معظم شاہ صاحب رئیس اعظم جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب صدر صاحب نے خطبہ صدارت میں مسلمانوں کی گذشتہ عظمت اور ان کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا۔ کہ مٹھی بھر مسلمان جب عرب سے اٹھے۔ تو انہوں نے کس طرح تمام دنیا پر اپنی صداقت اور شجاعت کا سکہ بٹھایا اور تھوڑے عرصہ میں دنیا کے اکثر حصہ میں پرچم اسلام لہرانے لگا۔ مگر جب

مسلمانوں سے اخوت اسلامی اور صداقت کم ہو گئی۔ تو وہ روز بروز روبہ تنزل ہوتے گئے۔ اس کے بعد مسلمانان کشمیر کی گری ہوئی حالت اور ان کی پابندیوں اور مظالم کا ذکر اس پیرایہ میں کیا۔ کہ سامعین کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

بعد میں مولوی عبد اللطیف صاحب نے آیات قرآنی اور احادیث حاضرین کو سنا کر سمجھایا۔ کہ اس موقعہ پر مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کو آزادی دلانے کے لئے جان و مال سے دریغ نہ کریں۔ پھر شاہ عبد العزیز متعلم اسلامیہ کالج پشاور نے ایک مدلل تقریر کی جس میں مسلمانان کشمیر کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے ان کی ذاتی مجبوریوں کا ذکر کیا۔ اور ثابت کیا۔ کہ ان کی حالت زر خرید غلاموں سے بھی بدتر ہے۔

آخر میں ایک آٹھ سالہ بچہ شاہ عبد الرشید پسر حاجی سرور شاہ صاحب رئیس دانا نے چند الفاظ سٹیج پر آکر بیان کئے۔ اور کہا کہ سب سے پہلے میں اپنی جان پیش کرتا ہوں۔ اس کا حاضرین پر بہت اثر ہوا۔ اس کے بعد مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق پاس ہوئے۔

خاکسار عبد العزیز سیکرٹری کشمیر کمیٹی۔ دانا

دھرم سالہ ضلع کانگڑہ میں جلسہ

۱۴ اگست۔ بعد نماز جمعہ مسجد مبارک دھرم سالہ کوتوالی بازار میں جلسہ برادران اسلام دھرم سالہ کا منعقدہ و متحدہ جلسہ ہوا۔ اور کشمیر ڈے منایا گیا۔ سب سے پہلے ایم۔ محمد طفیل سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ دھرم سالہ نے حکومت کشمیر کے ان مظالم کو بیان کیا۔ جو حکومت کی طرف سے غریب اور بے کس مسلمانان کشمیر پر کئے جا رہے ہیں۔ اور سرینگر کی لوٹ مار کی حقیقت بھی بتائی۔ جو اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوئی ہے۔ کہ لوٹ مار کرنے والے خود ہندو تھے۔ بعد کہ مسلمان تمام احباب نے اطمینان سے تقریر سن کر کہا۔ کہ حکومت کشمیر کا یہ رویہ سخت قابل نفرت ہے۔ اور ہم سب مسلمان دھرم سالہ جو اس وقت موجود ہیں۔ حکومت کشمیر کے اس رویہ پر اظہار نفرت کرتے ہیں۔ پھر بالاتفاق آمادہ مجوزہ ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

خاکسار ایم محمد طفیل

چک ۱۲۳ جنوبی ضلع سرگودھا میں جلسہ

۱۴ اگست۔ جمعہ کے بعد جلسہ منعقد ہوا۔ میاں محمد اسمعیل صاحب پریذیڈنٹ تھے۔ خاکسار نے تقریر کی جس کے بعد ریزولیوشن پاس ہوئے۔

خاکسار ابو ایوب محمد علی بدو ملہی حال وارد چک ۱۲۳

کریام میں جلسہ

۱۴ اگست کشمیر ڈے منانے کے لئے جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کے صدر حاجی غلام احمد خان صاحب رئیس کریام تھے۔ حاضرین جلسہ کافی تعداد میں تھے۔ متفقہ طور پر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے مجوزہ ریزولیوشنز پاس ہوئے۔ نامہ نگار

بن باجوہ ضلع سیالکوٹ میں جلسہ

۱۴ اگست ۸ بجے صبح مسلمانان موضع بن باجوہ کا ایک

جلوس جھنڈیوں اور جھنڈے اور ننگی تلوار کے ساتھ تمام گاؤں کے گرد بازار اور گلیوں میں سے ہوتا ہوا۔ گاؤں کے عین وسط تکیہ دستکاریاں میں پہنچا۔ جہاں زیر صدارت مولوی عبد الحمید صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ میاں گلاب الدین صاحب نے مظلومان ریاست کشمیر کی سب تکلیفات بیان کیں۔ اور ریزولیوشنز پیش کئے۔ جو بالاتفاق پاس ہوئے۔

خاکسار عبد المجید سیکرٹری

کھرڑ ضلع انبالہ میں جلسہ

۱۴ اگست بوقت ۸ بجے شب مسلمان قصبہ کھرڑ نے کشمیر ڈے منانے کے لئے آواز دہل منادی کرا کر بصدارت جناب میر تفضل حسین صاحب رئیس کھرڑ ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا جس میں مولوی محمد حسین صاحب مولوی حبیب الرحمن صاحب مسلم ساکن خان پور نے مظلوم رعایا کشمیر کے حالات اور واقعات موجودہ پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔ مجمع کی تعداد ملحاظ آبادی کافی سے زیادہ تھی۔ بعد ازاں مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق پاس کئے گئے۔ اور قرار پایا۔ کہ پاس شدہ ریزولیوشنز کی ایک ایک کاپی بخدمت گورنر صاحب صوبہ پنجاب ۔ اے۔ جی۔ جی اور مہاراجہ صاحب کشمیر ارسال کر دی جائے۔

خاکسار سید تفضل حسین آزاد

لنگروعہ ضلع جالندھر میں جلسہ

۱۴ اگست بروز جمعہ کے مسلمانوں کا ایک جلسہ خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں کشمیر کے عبرتناک حالات سنا کر حاضرین نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے تمام مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق پاس کئے۔

خاکسار چوہدری جیون خان

فتحپور ہنسوہ میں جلسہ

۱۴ اگست۔ مسلمانان فتح پور کا ایک جلسہ نواب صاحب کی مسجد میں کیا گیا۔ جس میں مولانا بدیع الزمان خان صاحب نے عام مسلمانوں کو کشمیر کے واقعات سے آگاہ کیا۔ پھر اسی دن بصدارت جناب مولوی شیخ محمد عبد الجلیل صاحب بعد نماز مغرب ٹیلوں کی مسجد میں عام مسلمانوں کا ایک اور جلسہ ہوا۔ اور متعدد مقررین نے تقریریں فرمائیں۔ بعد ازاں مجوزہ قراردادیں پیش ہو کر متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

خاکسار محمد عبید اللہ

چکوال میں شاندار جلوس اور جلسہ

۱۴ اگست۔ چکوال میں کشمیر ڈے بہت شاندار جلوس کیساتھ منایا گیا۔ تمام مسلمانان چکوال نے بڑی دھوم دھام سے جلوس نکالا اور شہر میں گشت کرایا۔ مسلمانان کشمیر زندہ باد کے نعرے بھی لگائے گئے۔ بعد نماز جمعہ زیر صدارت مولانا فضل کریم صاحب تقریریں ہوئیں مولانا غلام فرید مبلغ تبلیغ الاسلام چونڈہ ضلع سیالکوٹ نے مدرسہ اسلامیہ چکوال میں کشمیر کے حالات پر تقریر فرمائی۔ مظلومان کشمیر کے حالات پر اور مسلمانوں کی کمزور حالت پر روشنی ڈالی۔ حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ حاضرین کی تعداد تقریباً دو ہزار ہو گی۔ بعد ازاں متفقہ طور پر قراردادیں منظور ہوئیں۔

نیاز مند خواجہ شمس الدین

منٹگمری میں مسلمان خواتین کا جلسہ

۱۴ اگست شام کے سات بجے قادر منزل میں خواتین کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نعت کے بعد متفقہ طور پر قراردادیں منظور ہوئیں۔ نعرۂ تکبیر۔ اسلام زندہ باد۔ ڈوگرہ راج مردہ باد کے نعرے لگا کر جلسہ برخاست کیا گیا۔ خاکسار محمودہ بیگم

اڑمڑ ضلع ہوشیارپور میں جلسہ

۱۴ اگست کشمیر ڈے منایا گیا۔ اور جلوس بھی نکالا گیا۔ لوگوں کے ہاتھوں میں سیاہ جھنڈے تھے۔ جن پر کشمیر ڈے موٹے موٹے حروف میں لکھا ہوا تھا۔ شام کو جلسہ کیا گیا۔ جس میں برادر عبد الرب صاحب عرفانی قادیانی اور مولوی حکیم عبد الرحمن صاحب نے تقریریں کیں اور متفقہ طور پر قراردادیں منظور ہوئیں۔

خاکسار شیخ محمد صدیق سیکرٹری انجمن ہمدرد اسلام نوجوانان

علاول پور میں جلسہ

۱۴ اگست جلسہ کشمیر ڈے کیا گیا۔ اور متفقہ طور پر قراردادیں پاس کی گئیں۔ نامہ نگار

جھنگ مگھیانہ میں جلسہ

۱۴ اگست یہاں کشمیر ڈے بڑے زور شور سے منایا گیا۔ تقریباً چار ہزار نفوس سے زیادہ مجمع تھا۔ جلوس جامع مسجد سے شروع ہو کر تمام بازاروں اور گلیوں کا چکر لگاتا ہوا۔ جلسہ کا دعائیہ گیا مہاراجہ کشمیر کے خلاف سخت غم و غصہ اور نفرت کا اظہار کیا گیا بعد ازاں تقریریں ہوئیں۔ اور قراردادیں پاس کی گئیں۔ خاکسار عبد المجید

گجرات میں شاندار جلسہ اور جلوس

۱۴ اگست بوقت ۳ بجے جامع مسجد واقعہ کالری دروازہ گجرات سے مسلمانان شہر گجرات کا ایک شاندار جلوس نکلا جس میں ہر فرقہ کے مسلمان شامل تھے۔ کچھ سوار ننگی تلواریں ہاتھوں میں لئے باقی پیادہ تھے۔ رضاکاروں کے ہاتھوں میں بڑے بڑے علم تھے۔ جلوس کا اندازہ آٹھ ہزار اشخاص کا تھا۔ جو کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھتے ہوئے باوجود سخت گرمی کے بازاروں میں پھر تا رہا۔ جلوس نہایت کامیاب تھا۔ گجرات کی تاریخ میں ایسا کامیاب جلوس کبھی نہیں نکلا۔ شہر میں بارہ بجے کے بعد تمام مسلمانوں کی دوکانیں بند تھیں۔ بہت سی ہندوؤں کی دوکانیں بھی بند تھیں۔ پانچ بجے جلوس باغ پارسک صاحب میں ختم ہوا چونکہ گرمی بہت زیادہ تھی۔ اور وہاں سایہ کا انتظام نہ تھا۔ اسلئے جلسہ ۹ بجے رات کو بصدارت چوہدری عبد اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی ہوا جس میں متفقہ طور پر قراردادیں منظور ہوئیں۔ خاکسار ملک محمد عبد الرفیع وکیل

جہلم میں عظیم الشان جلسہ و جلوس

۱۴ اگست بعد نماز جمعہ مسلمانان جہلم کا ایک عظیم الشان جلوس متعلق مظلومان کشمیر نیا بازار سے شروع ہو کر سارے شہر میں چکر لگاتا ہوا۔ جلسہ گاہ میں پہنچا۔ جہاں ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت راجہ جہاں داد خان صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل ہوا۔ حاضرین دو ہزار سے زائد تھی۔ جلسہ کی کارروائی

قرآن کریم کی تلاوت اور نعت خوانی سے شروع ہوئی۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ خاکسار شیخ محمد بشیر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

تاریخ اسلام

جنگِ بدر

گزشتہ مضمون میں وہ اسباب و علل بالوضاحت بیان کئے جا چکے ہیں۔ جو جنگ بدر اور آئندہ جنگوں کا موجب ہوئے۔ قریش رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہجرت کے ساتھ ہی مدینہ پر حملہ کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے تھے۔ چنانچہ عبداللہ بن اُبی کو انہوں نے جو خط لکھا۔ اور پھر کرز فہری کا چراگاہ مدینہ پر حملہ وغیرہ واقعات اس پر شاہد ہیں۔

مدینہ پر کفار کی چڑھائی

حضرمی کے قتل کے بعد قریش کو وہ موقعہ ہاتھ آگیا جس کی تلاش انہیں مدت سے تھی۔ عرب میں ثار کی رسم کو بے حد اہمیت حاصل تھی۔ اور اہل عرب کا قومی خاصہ تھا۔ کہ جب کسی قبیلہ کا آدمی کسی کے ہاتھ سے قتل ہو جائے۔ تو اس کا انتقام ضرور لیا جاتا اور اس کے لئے کئی پشتوں تک جنگیں جاری رہتی تھیں۔ اس وجہ سے حضرمی کے خون کا انتقام لینے کے لئے قریش کا جمع ہونا ایک لازمی امر تھا۔ کیونکہ حضرمی عتبہ بن ربیعہ کا حلیف تھا۔ جو تمام قریش کا سردار تھا۔ اس اثناء میں مکہ میں یہ خبر پہنچ گئی کہ ابوسفیان کی ماتحتی میں قریش کا جو تجارتی قافلہ شام سے آ رہا ہے۔ مسلمان اسے لوٹنا چاہتے ہیں۔ جس سے قریش کی آتش غضب اور بھی بھڑک اٹھی۔ اور انہوں نے مدینہ پر چڑھائی شروع کر دی۔

جنگ بدر کے ۳۱۳ جانباز

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جب ان حالات کا علم ہوا۔ تو آپ نے صحابہ کو جمع کر کے مشورہ طلب فرمایا۔ چونکہ انصار نے صرف مدینہ کی مدافعت کے لئے تلوار اٹھانیکا اقرار کیا تھا۔ اس لئے آپ خصوصیت سے ان کی رائے معلوم کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ مجلس مشاورت میں رؤساء انصار نے نہایت پُرجوش الفاظ میں آپ کے جھنڈے تلے دشمن کا مقابلہ کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ اور آپ ۱۲ رمضان المبارک سنہ ۲ھ کو صرف تین سو تیرہ اصحاب کو ساتھ لیکر مدینہ سے نکلے۔ اور ۱۷ رمضان کو بدر کے قریب جو مدینہ سے مکہ کے راستہ پر پانچ منزل کے فاصلہ پر ہے۔ ٹھہر گئے۔ کیونکہ خبر رسانوں کی اطلاع تھی۔ کہ قریش وادی کے دوسرے سرے تک پہنچ چکے ہیں۔

صف آرائی

قریش مکہ کی جمعیت ایک ہزار تھی۔ جن میں سو سوار بھی شامل تھے۔ اور قریباً تمام رؤساء قریش لشکر کے ساتھ تھے۔ صبح کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے لشکر کی صف آرائی شروع فرمائی۔ آپ کے دست مبارک میں ایک تیر تھا۔ جس کے اشارہ سے آپ صفیں درست کرتے تھے۔ آپ نے مہاجرین کا علم مصعب بن عمیر اور انصار کا خباب بن منذر اور سعد بن معاذ کو عطا فرمایا۔ اور آپ خود چونکہ اپنے ہاتھوں کو خون آلودہ کرنا نہ چاہتے تھے۔ اس لئے صحابہ نے آپ کے لئے میدان کے ایک کونہ میں ایک چھپر تیار کر دیا۔ اور سعد بن معاذ دروازہ پر پہرہ کے لئے کھڑے ہو گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اس دن سخت خضوع کی حالت طاری تھی۔ اور آپ رو رو کر بارگاہ ایزدی میں مسلمانوں کی کامیابی کے لئے دعائیں کر رہے تھے۔ حتیٰ کہ سیھزم الجمع ویولون الدبر کا وعدہ الٰہی نازل ہوا۔

آغاز جنگ

اتنے میں قریش کی فوج بالکل قریب پہنچ گئی۔ اور سب سے پہلے عامر حضرمی اپنے بھائی کے خون کا انتقام لینے کے لئے میدان میں نکلا۔ اس کے مقابلہ کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام مہجع آیا۔ لیکن مارا گیا۔ اس کے بعد عتبہ جو سردار قریش تھا۔ اپنے بھائی شیبہ اور بیٹے ولید کو ساتھ لیکر میدان میں آیا۔ اور مبارز طلب کیا۔ تین انصاری مقابلہ کے لئے نکلے۔ مگر قریش چونکہ مدینہ کے لوگوں کو اپنے سے کم درجہ کا سمجھتے تھے۔ اس لئے اس نے کہا۔ ہم قریش سے ہی مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت انصار ہٹ آئے۔ اور ان کی جگہ حضرت حمزہ رضؓ حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہؓ آگے بڑھے۔ حضرت حمزہؓ نے عتبہ کو اور حضرت علیؓ نے ولید کو چشم زدن میں موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ مگر شیبہ نے حضرت عبیدہ کو زخمی کر دیا۔ آخر حضرت علیؓ نے بڑھ کر شیبہ کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد عام لڑائی شروع ہو گئی۔

ابوجہل کی ہلاکت

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے۔ کہ میں صف میں تھا۔ اور میرے دونوں جانب دو نوجوان لڑکے تھے۔ ایک نے مجھے کہنی مار کر پوچھا۔ چچا ابوجہل کہاں ہے۔ میں نے خدا سے عہد کیا ہے۔ کہ یا اسے مار دوں گا۔ یا خود لڑائی میں مارا جاؤں گا۔ میں ابھی اسے جواب بھی نہ دینے پایا تھا۔ کہ دوسرے نے کہنی ماری۔ اور یہی الفاظ کہے۔ میں نے اشارہ سے بتا دیا۔ کہ وہ ابوجہل ہے۔ میرا یہ کہنا تھا۔ کہ وہ دونوں نوعمر لڑکے عقابی تیزی سے جھپٹے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ابوجہل خاک و خون میں لوٹ رہا تھا۔ یہ دونوں نوجوان معاذ اور معوذ سگے بھائی اور عفراء کے بیٹے تھے۔ عکرمہ بن ابی جہل نے بڑھ کر معاذ پر حملہ کیا۔ اور اس کے بائیں شانہ پر تلوار ماری جس سے بازو تو کٹ گیا۔ مگر تسمہ لگا رہا۔ جس سے لڑائی میں تکلیف ہوتی تھی۔ اس لئے معاذ نے اپنے پاؤں کے نیچے دبا کر بازو کو بالکل الگ کر دیا۔ اور پھر آزادی کے ساتھ مصروف جہاد رہے۔

کفار کی شکست

چونکہ رؤساء قریش میں سے کئی ایک قتل ہو گئے۔ اس لئے ان کے لشکر میں بے دلی چھا گئی۔ اور انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ صحابہ کرام نے انہیں گرفتار کرنا شروع کر دیا۔ اور جو معززین زندہ بچ رہے تھے۔ وہ مسلمانوں کے ہاتھ قید ہو گئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو دو چار چار کر کے انہیں مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ اور تاکید فرمائی۔ کہ انہیں آرام کے ساتھ رکھا جائے۔ چنانچہ مسلمان خود کھجوریں کھا کر گزارہ کرتے۔ اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لئے کپڑے بھی مہیا فرمائے؛

جنگ کے قیدیوں سے سلوک

مدینہ میں واپس آکر آپ نے صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا۔ کہ ان قیدیوں سے کیا سلوک کیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے تھی۔ کہ فدیہ لیکر چھوڑ دیا جائے۔ مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سب کو قتل کر دینے کے خواہاں تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے کو پسند فرمایا۔ اور چار چار ہزار درہم فدیہ مقرر ہوا۔ نادار لوگوں کو یونہی بھی چھوڑ دیا گیا۔ جو پڑھے لکھے لوگ فدیہ نہ ادا کر سکتے تھے۔ ان کے لئے حکم ہوا۔ کہ دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں۔ امراء سے فدیہ چار ہزار سے زیادہ بھی لیا گیا۔ چنانچہ حضرت عباسؓ بھی جو قیدیوں میں شامل تھے۔ چونکہ امیر آدمی تھے۔ اس لئے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کی قرابت کے ان سے زیادہ فدیہ وصول کیا گیا۔

جنگ بدر کا نشان

جنگ بدر اللہ تعالےٰ کے خاص فضلوں میں سے ایک فضل اور اسلام کی صداقتوں میں سے ایک زبردست نشان ثابت ہوا۔ اور قرآن پاک میں بھی متعدد بار اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر فرمایا ہے مسلمانوں جیسی قلیل التعداد اور سامان رسد و جنگ کے لحاظ سے بالکل تہی دست جماعت کا قریش کی اتنی بڑی مسلح اور باساز و سامان فوج کو ایسی بُری طرح شکست دینا ماديات پر نظر رکھنے والوں کے لئے ناممکن الفہم بات ہے۔ لیکن یہی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ مسلمانوں کو خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت حاصل تھی۔ اس جنگ میں مسلمانوں کے صرف ۱۴ آدمی شہید ہوئے۔ جن میں ۶ مہاجر اور آٹھ انصار تھے۔ لیکن قریش کے تمام نامور جنگجو کام آئے۔ اور باقی گرفتار ہو گئے۔ جب اس لڑائی کی خبر مکہ میں پہنچی۔ تو گھر گھر ماتم بپا ہو گیا۔ لیکن غیرت کی وجہ سے قریش نے منادی کرا دی۔ کہ کوئی شخص مقتولین کا ماتم نہ کرے۔ اور اس کے بعد جو جنگ ہوئی۔ وہ دراصل جنگ بدر کا انتقام لینے کی وجہ سے ہی قریش نے شروع کی تھی۔

عمیر بن وہب نے صفوان بن امیہ سے مشورہ کیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لئے مدینہ پہنچا۔ حضرت عمرؓ اسے پکڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں لے آئے۔ آپ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو۔ اور اس سے دریافت کیا۔ کہ کیوں آئے ہو۔ اس نے کہا۔ اپنے بیٹے کو چھڑانے کے لئے۔ آپ نے

مراسلات

ریاست کشمیر کو سکھوں کے امداد دینے کی وجہ

جموں میں پچھلے دنوں جب ہندو اصحاب نے خواہ مخواہ مسلمانوں کے بائیکاٹ کے ریزولیوشنز پاس کئے۔ اور مسلمانوں کے قتل و غارت کے لئے اپنے جلسوں میں تلواروں کو چوما مسلمان مزدوروں۔ معماروں۔ نجاروں اور آرہ کشوں وغیرہ کو اپنے اپنے کاموں سے ہٹا دیا۔ اور مسلمانوں کی دوکانوں سے خریدی ہوئی چیزیں واپس لوٹا دیں۔ تو ہندو اور سکھ ساہوکاروں نے سمجھوتہ کر کے گوجرانوالہ۔ کرتارپور وغیرہ سے اپنے کارندے بھیجکر سکھ مزدوروں معماروں نجاروں اور آرہ کشوں کو بلوا لیا۔ جو اس وقت تک قریباً دو اڑھائی ہزار کی تعداد میں موجود ہیں۔ اور مسلمانوں کو آنکھیں دکھا رہے ہیں۔ اس اثناء میں قریباً دو ہفتہ ہوئے۔ کہ گورنر صاحب نے شہر کے چند مسلم اصحاب کو بلا کر اگرچہ ان پر سب کچھ حالات ظاہر تھے۔ واقعات دریافت کئے۔ ہر ایک نے اپنے اپنے معلومہ واقعات کو تفصیل سے ظاہر کر دیا۔ اور بالخصوص محمد الدین صاحب ٹھیکیدار نے معماروں و نجاروں وغیرہ کی تکالیف اور ہندوؤں کی بدسلوکی کا تفصیل کے ساتھ اظہار کر کے بتلایا۔ کہ مسلمان مزدور پیشہ کثرت سے پنجاب چلے گئے ہیں۔ جس کا حال بچہ بچہ جانتا ہے اور ان کی بجائے ہندو اصحاب کے بلائے ہوئے سکھ مزدور اور نجار وغیرہ جو اپنے پیشہ کے آلات کے ساتھ دوسرے ہتھیار بھی لائے ہوئے ہیں۔ ہر ایک کام پر لگائے گئے ہیں۔ بالخصوص سرکاری دفاتر کا کام کاج بھی اب سکھ مزدوروں سے ہی زیادہ تر لیا جا رہا ہے۔ گویا گردوارہ کمیٹی کے ذریعہ ہندو و سکھ اصحاب نے اپنی حمایت اور اعانت کے لئے اس پردہ میں اپنے جتھے شہر میں داخل کر لئے ہیں۔

گوردوارہ کمیٹی پنجاب اب مہاراجہ صاحب بہادر کو ہدیۃً پیش کرتی ہے۔ کہ سکھ قوم ان کی حمایت اور امداد کے لئے ہر طرح تیار ہے۔ اور جتھے بھیجنے کے لئے ہر وقت آمادہ مگر یہاں تو پہلے ہی علاقہ پنجاب کے آئے ہوئے ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔ جن سے خفیہ طور پر حکومت کے کام بھی کرائے جا رہے ہیں۔ اور شہر میں گھوم رہے ہیں۔ دوسری طرف حکومت مسلمانوں سے یہ کہہ رہی ہے۔ کہ تمہاری اعانت بیرونی مسلمان نہیں کر سکتے۔ اور بیرونی اصحاب جو مسلمانان ریاست پر مظالم کا حال سُنکر ان کی حالت دیکھنے اور تسلی دینے کے لئے حکومت سے اجازت مانگتے ہیں۔ انہیں بار بار کہنے پر حدود ریاست میں داخل ہونے سے ہر طرح روکا جا رہا ہے۔ (نامہ نگار)

لوٹیرے پنڈتوں کی لوٹ مار کا ایک واقعہ

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب الفضل۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کے پرچہ الفضل مورخہ ۱۱ اگست میں سری نگر کی لوٹ مار کی حقیقت کے عنوان سے ایک سائیکل کا واقعہ درج ہے۔ آپ کو بذریعہ عریضہ ہذا مفصل تفصیل ارسال کی جاتی ہے۔

حبیب اللہ جو کہ ایک سائیکل مرچنٹ امیر جو بادار امیرا کدل کا لڑکا ہے۔ ان کا گھر نوال کدل میں ہے۔ حبیب اللہ مذکور اپنے گھر کی طرف بوقت ۲ بجے دن اپنے سائیکل پر روانہ ہوا۔ راستہ میں عالی کدل یعنی پانچویں پل کے نزدیک حبیب اللہ مذکور کو پنڈتوں نے پکڑ لیا۔ خوب زدوکوب کیا۔ اور مارتے مارتے مہاراج گنج میں لے گئے۔ اس کے کپڑے بھی پھاڑ ڈالے۔ اس کی جیب میں سترہ روپیہ نقد اور ایک گھڑی تھی۔ جو ان پنڈتوں نے چھین لی۔ سائیکل بھی چھین لیا۔ جب اس لڑکے کو مہاراج گنج میں لے گئے۔ تو وہاں اسے فوجی سپاہیوں کے حوالہ کر دیا۔ اس لڑکے کی عمر پندرہ سال ہے۔ والدین اس کے آسودہ حال اور صاحب جائداد ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے پنڈتوں کے ہاتھ آ گیا۔ ادھر ملٹری کے حوالہ ہوا۔ ملٹری نے اسے جیل میں بھیجدیا۔ جہاں یہ بے گناہ لڑکا دس دن رہا۔ اس کے بعد مچلکہ پر یہ لڑکا رہا ہوا۔ جب تلاشیاں شروع ہوئیں۔ تو اس لڑکے کا سائیکل بازار میں پڑا ہوا پایا گیا۔ اور پولیس کی معرفت اس لڑکے کو اس کا سائیکل واپس مل گیا۔ لیکن ان پنڈتوں کے خلاف جنہوں نے اس بے گناہ بچہ کو مارا۔ گھڑی چھین لی اور سترہ ۱۷ روپے بھی چھین لئے کوئی کارروائی پولیس نے نہیں کی۔ اور نہ ہی غالباً آئندہ ہو۔ کیونکہ یہاں آجکل قانون صرف مسلمانوں کے خلاف اثر دکھا سکتا ہے۔ پنڈت افسران موجودہ کے رویہ کی وجہ سے قانون سے بالاتر قرار دیئے گئے ہیں۔ (نامہ نگار)

برلن میں تعلیم حاصل کرنا

ایک عرصہ سے مجھے ہندوستان سے اکثر اصحاب کے خطوط آ رہے ہیں۔ جو یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جرمنی میں تعلیم حاصل کرنے کا کیا طریق ہے۔ اور کتنا عرصہ لگتا ہے۔ چونکہ فرداً فرداً خطوط روانہ کرنا مشکل ہے۔ اس لئے بہتر سمجھتا ہوں کہ "الفضل" میں ایک مختصر سا مضمون ان حضرات کے لئے شائع کرا دوں۔ جو جرمنی آنے اور تعلیم حاصل کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں

جس وقت ایک طالب علم ہندوستان سے روانہ ہو۔ تو اس کے واسطے بہت سے راستے ہیں۔ جن سے وہ برلن پہنچ سکتا ہے۔ میرے خیال ناقص میں بمبئی سے جہاز پر سوار ہو کر وینس کی طرف روانہ ہو جائے۔ مگر اب سوال یہ ہے۔ کہ کس درجہ میں سفر کیا جائے۔ تو یہ مالی حالت پر مبنی ہے۔ بہرحال سستے سے سستا درجہ ڈیک ہے۔ جس کا کرایہ بیس پونڈ ہے۔ مگر اس کا سفر عمدہ نہیں۔ وینس میں ضرور تھوڑے دن قیام کیا جائے۔ بہترین جگہ ہے۔ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ نہایت ہی عمدہ شہر ہے شہر میں ٹریم کار کی بجائے جہاز چلتے ہیں۔ یعنی شہر میں اگر سفر کرنا ہو۔ تو جہاز میں ہی سفر ہو سکتا ہے۔ شہر میں ٹھہرنے کے لئے ہوٹل نہایت ارزاں قیمت پر موجود ہیں۔ وینس کے بعد اگر جرمنی میں داخل ہونے کی اجازت حاصل ہو۔ تو سیدھے وی آنا سے ہوتے ہوئے برلن آ سکتے ہیں۔ اور اگر اجازت لینی ہو۔ تو ٹریسٹ جائیں۔ اور جرمن کونسل سے اجازت لے کر پھر برلن کی طرف روانہ ہوں۔ جب برلن میں پہنچ گئے۔ تو یہاں ضرورت نہیں۔ کہ ہوٹل میں قیام کیا جائے یہاں پر فوراً ہی مکان مل سکتا ہے۔ مکان کی کیفیت یہ ہے۔ کہ اکثر خاندان ایسے ہیں۔ جن کے پاس زیادہ کمرے موجود ہوتے ہیں۔ مگر وہ ان سب کو استعمال نہیں کر سکتے۔ یا غربت ان کو مجبور کرتی ہے۔ کہ وہ مکان کے کچھ کمرے کرایہ پر دیں۔ جس وقت ایک کمرہ لیا جاتا ہے۔ تو اس میں تمام سامان شامل ہوتا ہے۔ یعنی آپ کو کوئی چیز ساتھ لانی نہیں پڑتی۔ میرے خیال میں ایک طالب علم کے لئے شارلوٹن برگ یا ترگارٹن موزون جگہیں ہیں۔ یہ دونوں مقام یونیورسٹی اور ہوخ شولے کے قریب ہیں۔ یہاں پر اچھے کمرہ کا کرایہ پچاس ساٹھ مارک تک ہے۔ اکثر ایسے بھی خاندان ہیں۔ کہ جہاں پر کھانا بھی کھا سکتے ہیں۔ ورنہ ریسٹورنٹ میں کھانا عمدہ اور ارزاں ملتا ہے۔ برلن میں پہنچکر سب سے پہلے جرمنی زبان کا فکر کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے یونیورسٹی میں انتظام کر دیا گیا ہے۔ کہ جتنے پردیسی یہاں آئیں۔ وہ فوراً ہی جرمن زبان سیکھ سکیں۔ اس کا کورس نو ماہ کا ہوتا ہے۔ مگر تین حصوں میں اس کو تقسیم کر رکھا ہے۔ جس وقت یہ نو ماہ کا کورس ختم کر دیا جاتا ہے۔ تو جرمن زبان کا سارٹیفکیٹ ملتا ہے۔ ایک مجلس ایسی موجود ہے جس کا کام ہی یہی ہے۔ کہ پردیسیوں کو جہاں تک ہو آرام پہنچایا جائے۔ اور یہ تمام قسم کی معلومات بہم پہنچانے میں دریغ نہیں کرتی۔ یہ مجلس تمام ان مجلسوں کے ساتھ ملکر کام کرتی ہے۔ جو ہر ملک کے طالبعلموں نے یہاں بنا رکھی ہیں۔ اس کا نام بنڈ دیر آوسلنڈ ڈوئچن ہے۔

Bund der
Auslanddeutschen e.V.
Berlin C. 2

ان باتوں کے علاوہ انسان کو فوراً کوشش اس بات کی کرنی چاہیئے کہ اخبارات بھی شروع کر دے۔ کیونکہ اس سے زبان کے سیکھنے میں بہت مدد

[illegible]

ملتی ہے۔ اب رہا یہ سوال۔ کہ کیا تعلیم حاصل کی جائے۔ اور اسمیں کتنا عرصہ لگیگا۔ اور یونیورسٹی میں داخل ہونے کیلئے کتنی لیاقت ہونی چاہیئے۔ سو ہندوستان میں کم از کم ایف اے ضرور پاس ہونا چاہیئے۔ یہاں فیکٹری میں داخل کر لیتے ہیں۔ تاکہ عملی طور پر کام انسان کو آ سکے

پیغامِ حیات

مسلمانان ہند غفلت میں زندگی کے دن گذار رہے تھے۔ لیکن قدرت ربانی کو اپنے پاک محبوب کی امت کی یہ ذلت گوارا نہ تھی۔ دریائے رحمت جوش میں آیا۔ اس نے ہوا کے زبردست جھونکوں سے بیدار کرنا شروع کردیا۔ بنارس۔ کان پور۔ مرزا پور کی طرف سے زبردست آندھی نمودار ہوئی اور بیداری کا پیغام سنانا شروع کردیا۔ اگرچہ وقت زیادہ گذر چکا تھا۔ تاہم ہند کے مسلمان آنکھیں ملتے ہوئے اٹھے۔ اور پورے طور سے بیدار ہونے بھی نہ پائے تھے۔ جبکہ کشمیر جنت نظیر کی سرزمین نے صور پھونکا یہ صور ایسا نہ تھا۔ کہ جس کو سن کر مسلمان بیدار نہ ہوتے۔ جب کہ کشمیر کے مسلمان بیداری کے میدان کی طرف روانہ ہو چکے تھے۔ اور اپنی جانی اور مالی قربانیاں اسلامی گلشن کو سیراب کرنے کے واسطے پیش کردی ہیں۔ اور ان کے معصوم خون سے اسلامی چمن میں نئے نئے پھول پیدا ہو رہے ہیں۔ تو امید قوی ہے کہ ہند کے دوسرے صوبوں کے مسلمان بھی اپنے کشمیری بھائیوں کی ہر ممکن امداد کر کے اسلامی چمن کو سرسبز و شاداب کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے ؛

بہار اور برسات کا یہ خوشگوار موسم مسلمانوں کو پیغام حیات دے رہا ہے۔ اور زمانہ پکار پکار کر کے غفلت کی نیند سونے والوں کو سنا رہا ہے۔ کہ اے سونے والو! اٹھو۔ اور خواب غفلت سے بیدار ہو۔ زمانہ کا رنگ بدل گیا۔ اور بہار کا موسم آگیا ہے۔ اگر اب بھی تم خواب غفلت سے بیدار نہ ہوئے۔ تو یاد رکھو۔ اور خوب ذہن نشین کرلو۔ کہ وہ دن دور نہیں ہے کہ جب تمہارا بھی وہی حشر ہوگا جو اسپین کے مسلمانوں کا ہوا۔ اپنی ایمانی قوت میں صحابہ کرامؓ کی طرح جذبہ پیدا کرو۔ اور لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ سنا کر مردہ ہستیوں کو پیغام حیات دیدو ؛ خادم کشفی شاہ نظامی۔ پوسٹ بکس نمبر ۳۲۶ رنگون

قبولِ اسلام

۱۶ اگست کو ذیل کے عیسائی مرد عورتیں جامعہ مسجد میں مسلمان ہوئے۔ جن کے اسلامی نام درج ذیل ہیں :-

محمد عبد اللّٰہ	اللّٰہ دتہ
عبد العزیز	کلثوم بی بی
محمد احمد	برکت بی بی
اللّٰہ رکھا	زینب بی بی

(خاکسار قاضی عبد الرحمٰن ۱۱ نزد کوٹ ۵)

مقوّی ۔ مفرح ۔ ٹونک

یہ ہومیو پیتھک دوا عجیب ٹونک ہے۔ خون کی کمی۔ کمزوری سے دم پھولنا۔ چکر آنا۔ دل دھڑکنا۔ بدن کا بے حس ہو جانا۔ کام سے نفرت۔ دماغ مضمحل۔ کمی بھوک کسی وجہ سے طاقت گھٹ جانا۔ حتیٰ کہ اعضا جواب دے چکے ہوں۔ ضعف جگر۔ ضعف دماغ۔ ضعف معدہ۔ دق۔ بے خوابی۔ بدخوابی۔ درد کمر۔ وغیرہ وغیرہ کو دور کر کے انشاء اللّٰہ اعضاء میں نئی زندگی اور نیا خون پیدا کر دے گی۔ مصفی خون ہے مستورات میں دودھ کی کمی کو دور کر کے دودھ کو طاقت ور اور زیادہ کر دیتی ہے۔ مریض و تندرست ہر دو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں ؛

قیمت ایک شیشی ۱۲ ؛

ڈاکٹر محمد حسن احمدی ایم ڈی ایچ

ایس بیری اکبر پور کانپور

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

کمپنی ہذا کا رکن احمدی ہے مال دیانتداری سے بھیجا جاتا ہے۔ ہر قسم کے عمدہ ارزاں۔ زنانہ۔ مردانہ کٹ پیس کی گانٹھ مالیتی دو صد روپیہ بغرض تجارت منگوا کر نفع اٹھاؤ۔ ذاتی ضرورت کیلئے پچاس روپیہ کی نمونہ کی گانٹھ منگوا کر اہل و عیال کے کم خرچ بالانشین پارچات بنوا دو۔ قلیل سرمایہ کی بہترین تجارت ہے پردہ نشین مستورات بھی یہ تجارت کر رہی ہیں۔ چوتھائی رقم ہمراہ آرڈر پیشگی آنی چاہیئے ؛

امریکہ کی سربند سالم گانٹھیں

موسم آرہا ہے۔ امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹ کی گانٹھوں کے ابھی سے آرڈر بھیجئے۔ ہمارا مال سب سے اعلیٰ نرخ سب سے ارزاں ہیں اسی وقت آرڈر دینے والوں کو خاص رعایت کرایہ مال گاڑی بالکل معاف۔ فہرست نرخ طلب کرو ؛

برساتی واٹر پروف کوٹ۔ جائے نماز۔ قالین ارزاں نرخ پر منگوائیے

امریکن کمرشیل کمپنی بمبئی نمبر ۱۱

اشتہار

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ تعطیلات کلاں کے بعد ۲۸ ستمبر ۱۹۳۱ء کو کھلے گا۔ اور ۲۸ ستمبر سے یکم اکتوبر ۱۹۳۱ء تک فرسٹ ایر کلاس میں داخل ہونے والے طلباء کا داخلہ ہوگا ؛

درخواست داخلہ ۱۰ ستمبر تک پرنسپل طبیہ کالج کے پاس پہنچ جانی چاہیئے ؛

مذکورہ بالا تاریخ کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائے گی ؛

پرنسپل طبیہ کالج علی گڑھ

کیا امتحان انگریزی سے آپ یا آپکے بچے اب بھی گھبرائینگے

دیکھئے جناب قاضی اشتیاق احمد صاحب عباسی او ورسیر مین پوری کیا فرماتے ہیں۔ مصنف کا کس زبان سے شکریہ ادا کیا جائے۔ کہ اس نے جدید انگلش ٹیچر جیسی کتاب شائع کر کے طلباء اور انگریزی سے بالکل نابلد اشخاص کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔ میرے ایک عزیز دوست جو کئی سال سے متواتر الہ آباد یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس میں صرف انگریزی میں فیل ہو رہے تھے۔ محض اس کتاب کی بدولت جس میں بقول کسی کے دریا کو کوزہ میں بھر کر دکھلایا گیا ہے۔ پاس ہو گئے ؛

صفحات ۱۲۸۔ دوسرا سیکنڈ ایڈیشن۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک ؛

اگر لائق استاد کا کام نہ دے۔ تو کل قیمت معہ محصولڈاک واپس کردی جائیگی ؛

قمر برادرز (الف) شملہ

سات بے بہا تحائف

سُرمہ نور افزا رجسٹرڈ

یہ بے نظیر سرمہ قیمتی اجزاء سے مرکب ہے۔ بینائی کو قائم اور آنکھوں کو مختلف عوارض سے محفوظ رکھنے میں یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ آنکھوں کے جملہ امراض۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے۔ پھولا۔ خارش چشم آنکھوں سے پانی آنا۔ کیسدار رطوبت کا نکلنا۔ پرانی سرخی ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرض کل امراض کا واحد علاج ہے۔ جو لوگ کثرت مطالعہ اور باریک بینی سے قوت بینائی کمزور کر بیٹھے ہوں۔ یا عینک کے عادی ہو کر قدرتی طاقت کو بیکار کر دیا ہو۔ انہیں اس سرمہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیئے۔ یہ سرمہ جملہ شکایات چشم دور کر کے آئندہ آنیوالے عوارض سے آنکھ کو محفوظ رکھتا ہے۔ جنکی نظر روز بروز کمزور ہوتی ہو۔ وہ اس سرمہ کے استعمال سے زائل شدہ طاقت کو بحال کر لیں۔ اس بے نظیر سرمہ کے استعمال کے بعد انشاء اللہ آپ کو پھر کسی اور سرمہ کی تلاش نہ رہیگی۔

قیمت فی تولہ (عگار)

طاقت کی بینظیر گولیاں حب رحمانی رجسٹرڈ

یہ گولیاں عجائبات طب سے ہیں۔ اور اپنے اندر بے انداز برقی اثر رکھتی ہیں۔ طالبان صحت و تندرستی کیلئے ان کا استعمال ازبس ضروری اور لابدی ہے۔ "حب رحمانی" کشتہ سونا کشتہ چاندی کشتہ فولاد۔ موتی۔ زعفران۔ جدوار اور مشک سے مرکب ہے۔ قوت کیسی ہی کمزور پڑ گئی ہو سب ہٹھے اپنے کام سے جواب دے چکے ہوں۔ اور آرام و راحت کا مقابلہ تلخ زندگی سے ہو۔ ایسی حالت میں انشاء اللہ صرف "حب رحمانی" ہی ساتھ دیگی۔ حرارت غریزی کمزور ہو کر تمام بدن پر پژمردگی چھائی ہو۔ اور کمزوری دل نے نیم جان بنا دیا ہو۔ تو ایسی حالت میں بالخصوص "حب رحمانی" ہی مفید ہوگی۔ غرض تمام جسم اور خصوصاً اعضائے رئیسہ کو قوت دیکر از سر نو تازگی پیدا کریگی ان گولیوں کے خواص عجیبہ اور اثرات غریبہ تحریر میں نہیں آ سکتے۔ صرف اسقدر بس ہے۔ کہ یہ بے نظیر نایاب تحفہ جسمانی مریضوں کے لئے آب حیات سے بڑھکر زندگی بخش ہے۔ (قیمت حب رحمانی ایک ماہ چھ روپے (لعہ؍)

حب راحت

عورتوں کی بیماری

یہ بات درست ہے کہ جب تک ایام ماہواری بے قاعدہ ہوں۔ اولاد کا ہونا مشکل ہے۔ ہزاروں مستورات آئے دن اسی مشکل میں رہتی ہیں۔ کہ حیض کے دنوں میں بے قاعدگی ایام سے کم یا زیادہ دنوں میں حیض آتا ہے۔ اور درد بھی تھوڑا یا زیادہ آتا ہے۔ جی متلانا۔ تمام بدن میں تکلیف ہونا۔ سر چکرانا۔ پھوڑے پھنسی خرابی خون۔ حمل کا نہ ٹھہرنا۔ ان تکالیف سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ حب راحت استعمال کریں۔ انشاء اللہ ایام ماہواری کی تکلیف سے نجات ہوگی۔ قیمت دوائی حب راحت ایک ماہ (عگر)

حب مقوی اعصاب

فولاد کی گولیاں

یہ گولیاں پٹھوں کو قوت دیتی ہیں۔ بدن کی عام کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ جوڑوں کا درد۔ درد کمر۔ تمام بدن کا درد ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتا ہے۔ یہ گولیاں خون پیدا کرنے چست و توانا بنانے رنگ سرخ کرنے اور دماغ کے لئے خاص علاج ہیں۔

قیمت پچیس گولیاں ایک روپیہ (عہ؍)

تریاق زعفرانی

تریاق زعفرانی خدا کے فضل سے امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ اعضائے رئیسہ خواہ کیسے ہی کمزور ہوں۔ نسیان ہو۔ معدہ کمزور ہو۔ دل دھڑکتا ہو۔ کمزوری جگر کی وجہ سے بدن میں کم خون ہو۔ رنگ زرد ہو۔ سر چکراتا ہو۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آ جاتا ہو۔ طاقت کمزور پڑ گئی ہو۔ وغیرہ۔ غرض امراض مندرجہ بالا نے زندگی دوبھر کر دی ہو۔ اور نشاط کو بے لطف کر دیا ہو۔ تو تریاق زعفرانی کا استعمال انشاء اللہ تعالیٰ نہایت مفید اور آرام پہنچانے کا موجب ہوگا۔ قیمت فی ڈبیہ (عگر)

خدا کی نعمت نرینہ اولاد

۱۹۰۸ء میں خلیفۃ المسیح اول مولانا مولوی نورالدین صاحب نے میری شادی کرائی۔ بعد ازیں میرے گھر یکے بعد دیگرے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ چونکہ مولوی صاحب تمام مخلوق کے لئے رحمت تھے۔ آپ میرے ساتھ بھی مہربانی فرماتے۔ کیونکہ ۱۹۰۴ء سے میں نے آپکے پاس رہنا شروع کیا تھا۔ آپ مجھے پڑھاتے اور شفقت فرماتے رہے۔ ایک روز طب کا سبق پڑھاتے ہوئے مجھ سے فرمایا۔ میاں نبی تمہارے گھر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ بیماری ہے۔ یہ نسخہ بنا کر استعمال کرو۔ خدا کے فضل سے لڑکے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ عجیب علاج ہے۔ میں نے خیال نہ کیا۔ پھر میرے گھر تیسری لڑکی تولد ہوئی۔ تب میں نے آپکی بتائی ہوئی دوائی استعمال کی۔ اس کے استعمال کے بعد خدا کے فضل سے تین لڑکے پیدا ہوئے۔ میں نے اپنے کئی دوستوں کو یہ دوائی کھلائی۔ ان کے ہاں بھی اللہ تعالیٰ نے نرینہ اولاد عطا فرمائی۔ جن صاحبان کو نرینہ اولاد کی خواہش ہو۔ یہ دوائی منگا کر استعمال کریں۔ خدا کے فضل سے نرینہ اولاد ہوگی۔ قیمت چھ روپے آٹھ آنے (لعہ؍)

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہو۔ یا بچے مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ اس کو عوام اٹھرا اور اطبا اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ آپ کی یہ گولیاں بہت ہی مقبول مجرب اور مشہور ہیں۔ اور ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا رہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت توانا تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ؍)

شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً ۸ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگانے پر ۸ تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ: عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

— سری نگر کی تازہ ترین اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ مولوی عبدالقدیر صاحب کو پانچ سال قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے۔ آپ ہی کے مقدمہ کی کارروائی دیکھنے کے سلسلہ میں ۱۳ر جولائی کو جیل کے سامنے نہتے مسلمانوں پر گولیاں برسائی گئی تھیں۔

— ۱۵ر اگست کو ٹھاکر جنگ سنگھ وزیر مال ریاست کشمیر نے محکمہ زراعت کے ایک مسلمان کلرک کو اس لئے علیحدہ کر دیا ہے کہ اس پر معاصر انقلاب کا نامہ نگار ہونے کا شبہ تھا۔

— مشہور سکھ رہنما بابا کھڑک سنگھ نے اعلان کیا ہے کہ اکالی دل نے مہاراجہ کشمیر کی حمایت میں جتھے بھیجنے کا جو اعلان کیا ہے۔ وہ بالکل نامناسب ہے ہم مسلمانوں کو خواہ مخواہ ناراض کرنا نہیں چاہتے۔ جب تک ہم یہ نہ دیکھ لیں۔ کہ ظالم کون ہے۔ اس وقت تک اس قسم کے اعلانات شائع نہیں کرنے چاہئیں۔ سکھ ظالم کا ساتھ کبھی نہیں دے سکتا [illegible] کہ سری نگر میں مسلمانوں کے پرامن مجمع پر آتش باری پر ابھی ابھی ہندوستان ماتم کر رہا تھا۔ کہ جموں میں پھر ایسے ہی تشدد کا اعادہ کیا گیا ہے۔ بچوں اور عورتوں پر حملے کرنا مردانگی نہیں۔ تشدد سے رعایا کو دبایا نہیں جا سکتا۔ اس کے لئے ملاطفت کی ضرورت ہے۔

— کہا جاتا ہے۔ ۱۷ر اگست کو وائسرائے کے کانپور پہونچنے کے موقع پر بعض انقلاب پسندوں نے ان پر بم پھینکنے کی سازش کر رکھی تھی۔ مگر پولیس کو اس کا قبل از وقت علم ہو گیا۔ اور سرغنے معہ سامان وغیرہ کے گرفتار کر لئے گئے۔

— کانپور کے ہندو مسلمانوں میں کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ ایک کارخانہ کے مزدوروں نے کام سے واپس آتے ہوئے ایک دوسرے پر پتھر برسائے۔ مگر افسران نے موقعہ پر پہونچ کر حالات پر قابو پا لیا۔

— حسب اعلان ۱۷ر اگست کو بابا کھڑک سنگھ نے ڈسکہ [illegible] کی۔ مگر پولیس نے ان کو معہ جتھہ کے گرفتار کر لیا۔ سکھوں نے تھانہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر پولیس نے انہیں منتشر ہونے پر مجبور کر دیا۔

— حکومت برما نے بغاوت کی صورت حالات کے متعلق ۱۵ر اگست تک کی جو رپورٹ شائع کی ہے اس میں لکھا ہے کہ بعض اضلاع میں ڈاکوؤں کی سرگرمیاں ابھی تک جاری ہیں۔ تاہم حالات روبہ اصلاح ہیں۔ اس وقت تک قریباً تین ہزار باغی اطاعت قبول کر چکے ہیں۔ اور بارہ سو کے قریب گرفتار ہو چکے ہیں۔

— محکمہ ریلوے اور ریلوے مینز فیڈریشن کے تنازعہ کو نپٹانے کے لئے حکومت نے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کر دیا ہے جس کے مسٹر راس مسعود بھی ایک ممبر ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اب سٹرائیک کے امکانات بہت کم ہو گئے ہیں۔

— لندن کی ایک خبر ہے۔ کہ ۱۶ر اگست کی شب السٹر میں رومن کیتھولک اور پراٹسٹنٹ عیسائیوں میں فساد ہو گیا۔ کیتھولک تجارتی احاطوں کی کھڑکیاں توڑ ڈالی گئیں۔ اور ایک خانقاہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ پولیس نے متعدد بار لاٹھیوں سے حملہ کرنے کے بعد امن قائم کیا۔

— شملہ کی اطلاع ہے کہ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں جو ۳-۴ ستمبر کو ہوگا۔ گول میز کانفرنس کے اخراجات پر بھی بحث ہو گی۔ جو ہندوستان کے ذمہ ہیں۔ اور جن کی تعداد ۷۰ لاکھ ۲۹ ہزار ہے۔ اس کے علاوہ دو لاکھ ۲۹ ہزار کی رقم بھی زیر بحث آئے گی۔ جو مقدمہ سازش ڈھاکہ کی سپیشل ٹریبونل کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

— معلوم ہوا ہے سر شادی لال چیف جسٹس پنجاب ہائی کورٹ کو جو ان دنوں رخصت پر انگلستان گئے ہوئے ہیں۔ گول میز کانفرنس کے سلسلہ میں اہم اصطلاحی کام اختیار کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

— ۱۵ر اگست کو بہاولپور میں ایک ہندو ساہوکار کو جب کہ علی الصباح وہ اپنی دوکان پر بیٹھا ہوا تھا۔ ایک پاگل مسلمان نے کلہاڑی سے ہلاک کر دیا۔ ملزم گرفتار کر لیا گیا ہے۔

— انگلستان کا محکمہ ڈاک ہندوستان کے ساتھ براہ راست سلسلہ ٹیلیفون قائم کرنے کے سوال پر غور کر رہا ہے اسی طرح کینیڈا کے ساتھ بھی سلسلہ ملا دینے کی تجویز ہے اور امید ہے ۱۹۳۲ء تک جاپان اور جنوبی افریقہ سے بھی سلسلہ ملا دیا جائے گا۔

— لندن میں ایک ہندو عورت نے جس کی شادی بچپن میں ہندوستان میں ہو چکی تھی۔ مگر اس نے بقول [illegible] رجسٹرار کے پیش کی۔ جس نے اسے اس بناء پر نامنظور کر دیا کہ ہندو لاء کے ماتحت اس کی شادی ہو چکی ہے۔ اب دوبارہ نہیں ہو سکتی۔

— آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا آئندہ اجلاس کرسمس کی تعطیلات بمقام رہتک ہوگا۔

— ۱۷ر اگست کو گورنمنٹ ہائی سکول ساگر کے احاطہ میں بم پھٹ گیا۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

— جدید مقدمہ سازش لاہور کا ایک ملزم سمرجار سنگھ عرصہ سے بیمار تھا۔ سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل کی سفارش پر اسے چار ہزار کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

— ۱۷ر اگست سشن جج لاہور گورنر پنجاب پر گولی چلانے کی سازش کے مقدمہ کی سماعت کر رہے تھے۔ کہ اچانک بے ہوش ہو کر کرسی سے نیچے گر پڑے۔ کوئی دس منٹ کے بعد آپ کو ہوش آئی۔ مگر نقاہت کی وجہ سے مقدمہ ملتوی کر دیا۔

— سیالکوٹ کی ایک غیر مصدقہ خبر ہے کہ بابا کھڑک سنگھ صاحب کو گوردوارہ ڈسکہ پر قبضہ کرنے کی کوشش کی وجہ سے دو سالہ قید سخت کی سزا ہو گئی ہے۔

— شملہ سے ۱۹ر اگست کی اطلاع ہے کہ گاندھی جی کے لندن جانے کے تمام امکانات ختم ہو گئے ہیں۔ مگر آپ نے حکومت کے خلاف جو الزامات شائع کئے ہیں۔ اس نے حالات کو تبدیل کر دیا ہے۔ اور خیال ہے کہ گفت و شنید کا دروازہ اب قطعی طور پر بند ہو گیا ہے۔

— لکھنؤ سے ایک نئی انقلاب پسند جماعت کے ٹائپ شدہ اعلانات بذریعہ ڈاک بعض لوگوں کو وصول ہوئے ہیں۔ جن میں لکھا ہے۔ کہ گاندھی جی چونکہ انقلاب پسندوں کو برا بھلا کہتے ہیں۔ اس لئے سوسائٹی ہذا نے ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ انہیں گولی سے اڑا دیا جائے۔

— معلوم ہوا ہے۔ مغل پورہ کالج کی تحقیقاتی کمیٹی نے اپنی رپورٹ حکومت کے پیش کر دی ہے۔ جس میں پروفیسر صدیقی کی بحالی کی سفارش کی ہے۔ اور پرنسپل پر الزامات کے متعلق لکھا ہے کہ محکمانہ تحقیقات کرائی جائے۔

— ۱۷ر اگست کی رات چھ مسلح ڈاکوؤں نے نالہ موسٹی کے ڈاکخانہ پر حملہ کر دیا۔ سیگنیلر آن ڈیوٹی نے ایک ڈاکو کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اور ایک کو اس کی بیوی نے۔ باقی ڈاکوؤں نے ان پر حملہ کیا۔ مگر لوگوں کے آنے تک انہوں نے پکڑے رکھا۔ اس طرح تین ڈاکو گرفتار ہو گئے۔ مگر سیگنیلر بعد میں زخموں کی وجہ سے فوت ہو گیا۔

— کونسل آف سٹیٹ کے آئندہ اجلاس میں غیر سرکاری ارکان تحریک پیش کریں گے۔ کہ اہم ریلوے گاڑیوں میں سفری ڈاکٹر رکھے جائیں۔ جو سخت اور ناگہانی امراض کے بیماروں کو دیکھ سکیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔